رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

الحکم

چہ گویم با تو گرا ئی چہا ر قادیاں ہیں
دوا ہیں شفا ہیں غرض دارالاماں ہیں

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی عرفانی احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ

... سے صہ

... مین سے ...

... سے باہر کے

... الوں سے ۱۲

... کے غیر مستطیع

... کم آمدنی

... ۱۲

دفتر الحکم قادیاں

نمبر ۴۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۷ء مطابق ۷ اشوال ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

لنگر خانہ کی ضروریات پر توجہ کرو

لنگر خانہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شاخون مین سے ایک شاخ ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا اہتمام فرماتے ہین لنگر خانہ کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہین اور اس کے اخراجات ایک سو روپیہ یومیہ سے بھی متجاوز ہو چلے ہین بعض اوقات لنگر خانہ کی ضروریات حضرت اقدس کی توجہ اور اوقات مین سخت خلل کا موجب ہوتی ہین ان دنون جبکہ گرانی عالمگیر ہو رہی ہے اخراجات لنگر کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے حضرت حجۃ اللہ ایسی تحریکون کے عادی نہین اس لئے یکمشت بہ قوم لنگر خانہ کی امداد کے لئے بہت جلد بھیجکر ثواب حاصل کرنا چاہیئے لنگر خانہ کی ضروریات مین سے مہمان خانہ کی توسیع بھی ہے اور نئے اور پرانے مہمان خانہ مین مہمانون کے لئے جگہ کی سخت تنگی ہے۔ نئے مہمان خانہ مین سے باورچی خانہ اس کے متصل کی سفید زمین مین منتقل کرنے کیلئے جدید کچے مکانات بنوائے جا رہے ہین مگر قلت فنڈ کی وجہ سے فی الحال ان کو روکنا پڑا ہے اور اگر بہت جلد یہ مکانات مکمل نہ ہو جاوین۔ تو آنیوالے جلسہ سالانہ پر مہمانون کے اترنے کیلئے تکلیف پیدا ہوگی اس لحاظ سے بہت جلد ان مکانات کی تکمیل کے لئے روپیہ بھی بھیجنا چاہیئے ایک حق پرست اور حق جو قوم کیلئے ضرورت نہین ہوتی کہ اسی زمانہ کے عرفی الفاظ مین توجہ دلائی جاوے۔ حضرت اقدس کے اوقات گرامی مین ایسے امور کو حارج نہین ہونے دینا چاہیئے اس لئے بہت جلد ایسے امور پر توجہ کرنی چاہیئے اس لئے بہت جلد ایسے امور پر توجہ ہونی چاہیئے یاد رہے کہ لنگر خانہ کے متعلق ہر قسم کا روپیہ براہ راست حضرت اقدس کے

سرپرستان الحکم سے ایک ضروری مشورہ

میں اس امر کو ہمیشہ اپنے لئے موجب فخر و مباہات اور باعث سعادت و نجات یقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے یہ توفیق دی کہ آج سے قریباً گیارہ سال پہلے جبکہ احمدی قوم کی تعداد سینکڑوں کے اندر محدود تھی جب اس پر ہر قسم کے حملوں کی بوچھاڑیں ہو رہی تھیں (اجرائے الحکم کا نہایت نازک و خطیر بوجھ اٹھاؤں۔ سرپرستان الحکم میں ایک معقول تعداد ایسے بزرگوں کی ہے جو یوم اشاعت سے اس کے ساتھ چل رہے ہیں اور جن دشوار گذار اور پرخطر راستوں سے وہ ہو کر نکلا ہے وہ ساتھ رہے اگرچہ بعض بعض مقامات اور قدم پر اس کا ساتھ ناگوار بھی معلوم ہوا مگر اسمیں کوئی ایسی طاقت جذب اور دلربائی تھی کہ وہ اسکی آبلہ پائی۔ کمزوری اور بے کسی کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے عزم اور ہمت کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر ساتھ نہ چھوڑنے پر مجبور تھے اور آج انہیں اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ وہ پودا جو غیر ذی زرع وادی میں لگایا گیا تھا نشو و نما پا رہا ہے اور اس کے شیرین پھل دل و دماغ کو لذت اور سرور بخشتے ہیں اس کامیابی کو دیکھ کر بے اختیار میرا سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے۔

اور للہ الحمد

کہنا پڑتا ہے اگرچہ جس مقام پر الحکم پہونچنا چاہتا ہے وہ منزل ابھی دور ہے لیکن دوسری منزل کے ساتھ ساتھ اس کے پاؤں میں قوت اور عزم میں صلابت پیدا ہوتی جاتی ہے جس پر نظر کرکے یہ کہدینا مشکل نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور تائید اسی طرح شامل حال رہا تو وہ دن دور نہیں کہ میں اور میرے وہ سرپرست اور وفادار دوست جو یوم اول سے میرے ساتھ ہیں اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودے کو اس قابل دیکھیں کہ لاکھوں انسان اسکے سایہ میں آکر اس کے شیرین پھلوں سے سیر ہوں اور حمد الٰہی کے گیت گائیں۔ یہ مضمون میں نے اس غرض سے لکھنا نہیں چاہا کہ سرپرستان الحکم کو الحکم کے اجرائے اور اس کے تدریجی نشو و نما کی تاریخ سناؤں۔ بلکہ اس مضمون کو میں الحکم کی دس سالہ رپورٹ میں انشاء اللہ لکھوں گا اسوقت میں ایک نہایت ضروری غور طلب امر اپنے ناظرین کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس کی تحریک کئی دن سے میرے قلب میں ہو رہی ہے میں امید کرتا ہوں کہ سرپرستان الحکم اس کو نہایت غور سے پڑھیں گے۔

جسطرح پر آج سے گیارہ سال پیشتر ایک ہفتہ وار اخبار کی ضرورت تھی وہ ضرورت اب ہفتہ وار سے بڑھکر یومیہ ضرورت سمجھی جاتی ہے اور باقی رہا قومی اخبارات میں ایک روزانہ پرچہ کی ضرورت کا اظہار مختلف صورت میں ہوا ہے اس سے پہلے الحکم کے روزانہ کر دینے کے لئے بھی ایک دو مرتبہ تہیہ کیا گیا مگر سال گذشتہ میں تو بڑے زور سے طیاری بھی کیگئی لیکن ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے وہ ارادہ مجھے ملتوی کرنا پڑا اس لئے کہ میں دیکھتا تھا کہ جبکہ ہفتہ وار اخبار کے لئے بہت سی مشکلات اور دقتیں ہیں تو روزانہ اخبار کے لئے تو ان مشکلات کا سات گنا بڑھ جانا ضروری ہے مگر اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان مشکلات میں سے چھپائی کی مشکلات کو آسان کر دیا ہے تو یہ تحریک میرے دل میں جوش زن ہے سال گذشتہ میں جب روزانہ کی ضرورت کا اعلان کیا گیا تھا تو میں نے ایک سو درخواستوں کے آجانے پر اس کے اجرا کا بندوبست کر دینا چاہا اور ایسی قلیل اشاعت میں دو روپیہ ماہوار قیمت رکھی گئی تھی مگر اب جہاں روزانہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اس کے ساتھ ہی عالمگیر قحط کی ڈراؤنی شکل میرے سامنے ہے اور قومی ضروریات کا ایک انبار جو نظر آتا ہے ایسے حالات میں میں حوصلہ نہیں کرنا چاہتا کہ قوم کے افراد کو خواہ ان کی تعداد کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو ایک جدید خرچ کے لئے تحریص دلاؤں البتہ یہ خیال ہے کہ ہفتہ وار کی بجائے ہفتہ میں دو مرتبہ کر دیا جائے تو اس انداز سے اس وقت بھی ہمارے ہاتھ میں گویا ہفتہ میں ۳ بار اخبار کی حیثیت کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایک ہفتہ دارا اخبار ہوا اور دوسرا دو بارہ۔ اسطرح پر ہفتہ میں تین اشاعتیں ہو جاتی ہیں اور اس طریق سے اخراجات کا بھی بہت بوجھ نہیں پڑتا اس صورت میں اگر اخبار ہفتہ میں دو بار کر دیا جائے تو اس کی ہر ایک اشاعت ۱۲ اور ۸ صفحوں کی ہوگی اور قیمت میں عہ کا اضافہ کیا جائیگا۔ مگر ہفتہ میں اخبار کا دو بار کر دینا بھی نرا کافی نہیں جبتک کہ اس کی اشاعت کا دائرہ وسیع نہ ہو جسقدر خریداروں میں اضافہ ہوگا اسی قدر اس کے اخراجات میں کمی ہو سکتی ہے۔ اسلئے میں تمام سرپرستان الحکم سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک دو دو جدید خریدار دسمبر ۱۹۰۸ء تک بہم پہنچا دے اور جو مندرجہ بالا تجویز کے ساتھ متفق ہوں وہ مجھے ۱۷۔ دسمبر تک اطلاع دیں جو صاحب متفق ہوں انہیں ضرورت اطلاع کی نہیں ۱۰۔ دسمبر ۱۹۰۸ء کا پرچہ حسب معمول وی پی بھیجا جاویگا اس میں اضافہ قیمت شامل نہیں ہوگا بلکہ وہی پرانی قیمت وصول کی جاوے گی اور ۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۸ء کے پرچہ میں اسی تجویز کے عملدرآمد کا قطعی فیصلہ شائع کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اگر روزانہ کے لئے درخواستیں آئیں تو پھر روزانہ کے سوال پر بھی غور ہو سکیگا۔ بہرحال خریداروں کی تعداد کے بڑھانے کے لئے پوری سعی کرنی چاہیئے۔ آخر میں مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ بعض احباب سہل انگاری سے مطبع کے مرسلہ وی پی واپس کر دیتے ہیں کیا سال بھر کی دماغ سوزی اور جگر کاری کا یہی صلہ ہونا چاہیئے قومی اخبارات اس قسم کے نقصان برداشت کرنیکی طاقت نہیں رکھتے میں امید کرتا ہوں کہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۸ء کا پرچہ جن احباب کی خدمت میں بذریعہ وی پی پہونچیگا وہ اسے فوراً وصول کریں گے جس کے کارخانہ سال آیندہ کے لئے انکی خدمت گذاری کے لئے طیاری کرسکیگا چنانچہ اس سال وہ دیکھ چکے ہیں کہ کاغذ وغیرہ کا اکٹھا ذخیرہ جمع کرلینے کیوجہ سے مشکلات کا کم سامنا ہوا ہے میں چاہتا ہوں کہ سال آیندہ کے لئے سال بھر کا کاغذ اکٹھا لیا جاوے اس لئے ہر شخص ممکن امداد سے دریغ نہ کریگا۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ سال نو سے انشاء اللہ اخبار بڑی سائز تقطیع پر شائع ہوگا کیونکہ مشین کے آجانے کیوجہ سے بھی چھپائی کی دقت نہ ہوگی

تازہ الہامات

قذف فی قلوبھم الرعب

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رعب ڈالدیا

وعد غیر مکذوب

ترجمہ۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا یعنے ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

فرقہ بھگت رام نمازی

صرف مسلمانوں اور عیسائیوں میں ہی فرقہ بندی نہیں ہے اور انہی دونو مذاہب سے ہی جدید فرقے نہیں نکلتے ہیں۔ پھر دیگر مذاہب کا بھی یہی حال ہے۔ ہندوؤں میں سے بھی جدید فرقے وقتاً فوقتاً نکلتے رہتے ہیں۔

ضلع میانوالی کی تحصیل عیسیٰ خیل میں تیس سال کا عرصہ قریباً گذرتا ہے کہ ایک نیا فرقہ ہندوؤں میں سے نکلا ہے۔ اس کا بانی ایک شخص بھگت وستی رام گذرا ہے۔

اس کا اصل مسکن اور جائے ولادت موضع کلور تحصیل عیسےٰ خیل ہے اور پھر وہ تحصیل عیسےٰ خیل میں ہی آکر رہتا رہا۔ وہ ایک ناخواندہ شخص تھا۔ عادات میں بالکل سادہ اور صابر و بُرد بار غریب جفاکش۔

اگر کوئی شخص اس کو گالی دیتا۔ تو وہ نہایت نرمی سے کہتا "پھر کہو کیا اچھی بات کہی ہے"

۲۲ یا ۲۳ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ وہ خدا کی مرضی سے مرگیا۔ اسوقت دیہات ذیل میں اُس کے چیلے اور پیرو کار موجود ہیں۔ بنوں۔ مروٹ کمر شانی۔ سلطان خیل۔ کلور۔ عیسےٰ خیل۔ پہاڑ پور۔ جلال پور۔ کندل وغیرہ وغیرہ۔

لوگوں کا تخمینہ ہے اُس کے مریدوں اور پیروکاروں کی تعداد اس وقت ۴ - ۵ ہزار کے قریب ہوگی۔

اُس کے مرید یا پیروکاراں سب کے سب ہنود ہیں۔ کسی دوسری قوم کا کوئی شخص نہیں ہے

یہ لوگ مسلمانوں کیطرح قبلہ رو ہو کر یا ہر چہار طرف چھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ پانچ نمازوں کا وہی وقت ہے جو مسلمانوں میں مروج ہے اور چھٹی نماز بوقت چاشت کے پڑھی جاتی ہے۔ گویا یہ نماز اشراق ہے۔

نماز میں سجود۔ قعود۔ جلسہ۔ قیام وغیرہ اسی طرح کیا جاتا ہے جیسے عموماً مسلمان کرتے ہیں۔ وضو بھی قبل از نماز کیا جاتا ہے۔ استنجا بھی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی اکٹھے ہو کر بھی نماز پڑھتے ہیں۔ نماز میں ہرے رام ہرے رام کرتے ہیں۔

گرنتھ صاحب پر اعتقاد ہے اور اُسے اکثر پڑھتے ہیں۔ مُردے دفن کرتے ہیں۔ جلاتے نہیں ہیں۔

تایا۔ چاچا۔ ماموں کی لڑکیوں لڑکوں کے ساتھ مسلمانوں کیطرح شادیاں کرنا ان میں منع نہیں ہے۔ دو تین خاندانوں میں یہ عمل ہو بھی گیا ہے۔

ان میں چھوت بہت کم ہے۔ جسطرح دیگر اہل ہنود مُردہ وغیرہ کی سخت چھوت کے عادی ہیں یہ نہیں ہیں۔

بھگت وستی رام نے اپنے اعتقادات اور تعلیمات میں ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ چونکہ بھگت موصوف خود پڑھا لکھا نہیں تھا۔ اسواسطے دوسروں کو خود مضمون لکھا دیتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ ایک کتاب یا دستور العمل بن گیا۔ ہمیں اب تک اُس کتاب کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا ہے۔ اگر کسی وقت کتاب مل گئی۔ تو ہم انشاء اللہ اُس کی تعلیمات یا اعتقادات کا خلاصہ نذر ناظرین کریں گے۔ بالفعل اسی قدر پر کفایت کرتے ہیں۔

راقم ایک واقف۔

ملتا نہیں

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں ۔۔۔ ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں

معرفت خالق کی عالم میں بہت دشوار ہے ۔۔۔ شہر تن میں جبکہ خود اپنا پتا ملتا نہیں

غافلوں کے لطف کو کافی ہے دنیاوی خوشی ۔۔۔ عاقلوں کو بے غم عقبےٰ مزا ملتا نہیں

کشتی دل کی الٰہی بحر ہستی میں ہو خیر ۔۔۔ ناخدا ملتے ہیں لیکن باخدا ملتا نہیں

غافلوں کو کیا سناؤں داستان عشق یار ۔۔۔ سننے والے ملتے ہیں درد آشنا ملتا نہیں

زندگانی کا مزا ملتا تھا جنکی بزم میں ۔۔۔ اُنکی قبروں کا بھی اب مجھکو پتا ملتا نہیں

صرف ظاہر ہو گیا سرمایہ زیب و صفا ۔۔۔ کیا تعجب ہے کہ باطن باصفا ملتا نہیں

پختہ طبعوں پر حوادث کا نہیں ہوتا اثر ۔۔۔ کوہساروں میں نشان نقش پا ملتا نہیں

جنازہ غایب پڑھ دیا جاوے

میاں محمد حسن صاحب جہلم کی احمدی جماعت کے ایک معزز رکن تھے۔ گذشتہ ہفتہ میاں صاحب مرحوم بعارضہ بخار بیمار ہو کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم باوجود ایک متمول اور معزز مسلمان ہونیکے غریب دوست اور شریف نواز تھا۔ مرحوم کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف لڑکیاں ہیں

ان میں سے ایک میرے مکرم بھائی ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب نومسلم انچارج تعلیم الاسلام ڈسپنسری قادیاں کے گھر میں ہے۔ حضرت اقدسؑ کے ساتھ میاں صاحب مرحوم کو مخلصانہ تعلقات تھے۔ انکی وفات سے جہلم کی احمدی انجمن کو ایک قابلقدر رکن کے جاتے رہنے کا صدمہ پہونچا ہے مگر رب کریم سے امید ہے کہ وہ نعم البدل عطا فرمائے گا۔ مجھے اور تمام دوستوں کو میاں صاحب مرحوم کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے (آمین) مرحوم کے لئے جنازہ غایب پڑہا جاوے۔

لاہور آریہ سماج کا دہرم چرچا

کسی گذشتہ اشاعت میں سکرٹری صاحب آریہ سماج لاہور کا رسالہ اشتہار دہرم چرچا میں نے چہاپ دیا ہے اور اسپر اسوقت کے مناسب حال ریمارک بھی کیا تہا۔ اس موقع کو زیادہ بارونق بنانے کے لئے آریہ سماج نے چار دن رکھے ہیں یعنے ۲۸ر نومبر ۱۹۰۷ء سے ۱ر دسمبر ۱۹۰۷ء تک اور ان چاروں دنوں میں ہر روز ۴ گھنٹے وقت کا لگایا ہے یعنے ۶ بجے شام سے لیکر ۱۰ بجے رات تک۔ ہر ایک تقریر کنندہ کو ۱ گھنٹے وقت دیا جاویگا اور داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا جسکی قیمت ۴ر ہوگی۔ میں اس طریق داخلہ کو پسند کرتا ہوں کیونکہ اسطرح سے صرف وہی لوگ داخل ہوسکیں گے جنکو مذہبی تحقیقات کے ساتھ دلچسپی اور مذاق ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ ۴ر قیمت ٹکٹ کی وجہ سے یہ بھی ممکن کیا یقینی امر ہے کہ ایسے لوگوں کی کثیر تعداد شامل نہ ہوسکے گی جو مذاہب اور مذہبی تحقیقات سے دلچسپی رکھنے کے باوجود ان ایام قحط سالی میں ۴ر بہی خرچ کرنے کے قابل نہیں ہیں اس لحاظ سے اگر لاہور کی آریہ سماج مناسب سمجھے تو ٹکٹ داخلہ کی قیمت ۴ر کی بجائے ۱ر کردے۔ تو کثرت سے لوگ آسکیں گے۔ اس کے ساتھ ہی اس روپیہ کے مصرف کا سوال بہی قابل غور ہے وہ روپیہ جو ٹکٹوں کی فروخت سے جمع ہو۔ آریہ سماج کے کسی فنڈ میں داخل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ کسی اور انسٹیٹیوشن کی ضروریات میں صرف ہو بلکہ اس روپیہ کو اس انجمن تحقیق مذاہب کے مقاصد پر صرف کردیا جاوے اور وہ اسطرح پر کہ جسقدر مشہور لیڈران مذاہب کی تقریریں ہوں ان سب کو یکجا چہاپ کر مفت تقسیم کردیا جاوے اور مفت تقسیم کرنے میں سنجیدہ پبلک کا لحاظ رکہا جاوے۔ یہ نہیں کہ اشتہاری طبیبوں کے اشتہاروں کی طرح تقسیم ہو بلکہ اس کا عام اعلان مختلف اخبارات میں کیا جاوے اور جو لوگ چاہیں محصولڈاک ۔ بکر منگوالیں۔ اگر لاہور کی آریہ سماج فی الحقیقت سچائی کی اشاعت کی خواہشمند ہے تو مجھے امید ہے کہ میری اس تجویز کو سرسری نظر سے نہ دیکھے گی بلکہ اسپر غور کرکے عملدرآمد کی سعی کرے گی انشاء اللہ اس طریق سے یہ غرض بہت وسیع اور مفید ہوسکے گی دیکہنا چاہیئے کہ آریہ سماج اس مفید تحریک سے کہاں تک فایدہ اٹہاتے گی۔ علاوہ بریں مجھے یہ بہی کہنا ہے کہ اگر کسی مقرر کی تقریر یا تحریر دو گھنٹہ میں ختم نہ ہوسکے تو سچائی اور صداقت کے اظہار کی عظمت کو [illegible] نظر رکہکر اسے اور وقت دے دینا خلاف مصلحت نہ سمجہا جاوے۔ حتی الوسع ہر ایک تقریر کنندہ کو اپنے مضمون کو وقت مقررہ کے اندر ختم کردینے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی وسعت معلومات کی بنا پر اپنے مضمون کو زیادہ وضاحت اور قوی دلایل سے بیان کرنے پر قادر ہو۔ اور ضیق وقت کی وجہ سے اس کا مضمون ادہورا رہا جاتا ہو تو آریہ سماج کو فراخدلی سے کام لینا چاہیئے اور اپنے اصول "ست کے قبول کرنے کو سدا تیار رہنا چاہیئے" کے موافق کچھہ وقت ضرور اسے بڑہا دینا چاہیئے۔ اور ایسی صورتیں شاذ ہونگی اور یہ بھی ممکن ہے ایسا موقع پیش ہی نہ آوے تاہم اگر ایسا کرنے پڑے تو آریہ سماج کو تنگ خیالی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور یہ وقت ایسا ہے کہ اس میں مثلاً اگر ایک گہنٹہ اور اضافہ ہوجاوے تو پبلک بڑے شوق سے سن سکتی ہے۔ بہر حال یہ ضروری امور ہیئے آریہ سماج لاہور کی توجہ کے لئے عرض کردیئے ہیں اور کافی وقت ان پر وچار کرنے کا باقی ہے اس کے ساتھ ہی میں ایک اور امر بہی بیان کردینا ضروری سمجہتا ہوں کہ اگر صرف طلبا کالج کو قیمتاً ٹکٹ لینے سے مستثنےٰ کردیا جاوے تو ہرج نہ ہوگا صرف کالج کے طلباء وہ اپنے کالج کے کسی پروفیسر کا سارٹیفکٹ پیش کردیں۔

☩ آخر میں میں احمدی قوم کو یہ بشارت سنانی چاہتا ہوں کہ ہمارے سید و مولا آقا امام ہمام علیہ السلام نے بھی بعض سخت مخالف اور دشمنان سلسلہ کی استدعا اور حمیت و حمایت اسلام کے خیال سے ارادہ فرمایا ہے کہ اگر صحت اچھی رہی تو انشاء اللہ العزیز اس تقریب کے لئے ایک تحریر مضمون مقررہ پر لکہیں گے۔ جسکو غالبًا ہمارے سلسلہ کے درخشندہ گوہر حضرت مولوی محمد علی صاحب پڑہیں گے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے مولویصاحب موصوف کی مدد کرے اور اعلاے کلمۃ الحق کے واسطے ان کے وجود کو ممتاز فرماوے۔ اس وقت خود مولویصاحب کی صحت بہی بنصیب اعدا اچھی نہیں تاہم وہ خدمت دین اور احیاء ملت کے لئے اپنی صحت کی بہی پرواہ نہیں کرتے۔

امید کیجاتی ہے کہ حضرت اقدسؑ کا مضمون ۳۰ یا ۱ر دسمبر ۱۹۰۷ء کی شام کو پڑہا جاوے۔ صحیح اور یقینی رائے آئندہ اشاعت میں درج ہوسکے گی۔ انجمن احمدیہ لاہور کو بجائے خود ایسے موقع پر اپنے احباب کی آمد کا متوقع رہنا نامناسب نہ ہوگا۔ اس لئے ان کے فروکش ہونے کے لئے امید ہے وہ مناسب انتظام زیر نظر رکہے گی۔ جو لوگ جانا چاہیں وہ سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کو اطلاع [illegible] دیں۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت کی صحت بفضل خدا تعالےٰ کے فضل سے قوم کے لئے مژدہ راحت افزا ہے

۲۔ بزرگان ملت صحت و عافیت سے خدمت دین میں مصروف ہیں۔

۳۔ بعض ضروری کاموں کے انصرام کیوجہ سے حضرت مولوی محمد علی صاحب جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیاں نے ڈیڑہ ماہ کی رخصت بہ حیثیت سکرٹری لی ہے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب آپکی جگہ کام کریں گے۔ اور چہہ سال کی لگاتار محنت کے بعد ایڈیٹر ریویو کی حیثیت سے تین ماہ کی رخصت مولانا ممدوح نے لی ہے۔

☩ نوٹ۔ سکرٹری آریہ سماج لاہور نے بہی دعوت کی تہی۔ ایڈیٹر

ہندوستان میں خیرات کا مسئلہ

اس میں شک نہیں ہے کہ ہندوستان میں مسئلہ خیرات نہایت ہی ضروری اصلاح طلب ہے کیونکہ آج کل اس ملک کی قریباً تمام خیرات ٹھیک طور پر استعمال نہیں ہوتی اگرچہ ہندو اور مسلمان ہر دو اصحاب کی مذہبی کتابوں میں خیرات کے متعلق بہت ہی ٹھیک قاعدے واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں مگر ملک میں عام جہالت پھیلی ہوئی ہونے کے باعث لوگ مذہبی اصولوں سے بھی ناواقف ہیں۔ اور اس لئے ہم سوشل پولیٹیکل اور تمدنی برائیوں میں پھنسکر افلاس اور جہالت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگرچہ اس ملک کے لوگ دیگر مہذب اور تعلیم یافتہ قوموں اور ملکوں کی نسبت زیادہ فیاض اور رحم دل ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری قومی فیاضی اور خیرات ٹھیک طور پر ان طریقوں میں استعمال نہیں کی جاتی جن سے قومی ترقی اور بہبودی بڑھے یورپ امریکہ اور جاپان جیسے مہذب اور آزاد ممالک میں لوگ اپنی خیرات اور فیاضی کو تعلیم کی ترقی کی طرف اور اُن لوگوں کی امداد کی طرف مائل کرتے ہیں۔ جو اپنی معذوری کے باعث خود دیانتداری سے نہیں کما سکتے۔ مثلاً قومی مدرسوں۔ کالجوں۔ اور یونیورسٹیوں کے قیام یا یتیموں اور محتاج خانوں کی پرورش میں فیاض لوگ اپنی خیرات کو صرف کرتے ہیں۔ اور نیز ان مہذب قوموں میں اس بات کی بڑی پابندی ہے کہ ملک میں سستی یا جہالت نہ پھیلے۔ اس لئے انہوں نے دو قاعدے قانوناً باندھ رکھے ہیں۔ اول تو تعلیم ان مہذب ممالک میں لازمی ہے اور ابتدائی تعلیم مفت دیجاتی ہے۔ ان مہذب ممالک کی گورنمنٹیں اپنے تمام لوگوں کو علم کی روشنی سے بے بہرہ رکھنا ایک گناہ کبیرہ سمجھتی ہیں کیونکہ بغیر تعلیم کے نہ لوگ مذہبی پابندیوں کو جان سکتے ہیں اور نہ ملکی و قومی ترقی کے وسایل سے واقف ہو سکتے ہیں۔ بلکہ وہ اس مصرع کے پورے مصداق ہوتے ہیں کہ ؏ بے علم نتواں خدا را شناخت۔ اس لئے ان ممالک میں ابتدائی تعلیم بالکل مفت ہونے کے علاوہ لازمی بھی ہے۔ یعنے ہر ایک بچے کو سولہ برس تک ضرور ہی حسب الحکم سرکار تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اور اس لئے علم کی روشنی سے وہاں کے لوگ منور ہو کر محب وطن عالم اور ملک و قوم کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اگر یورپین اقوام دیگر قوموں پر حکومت کر رہی ہیں تو اس کا بڑا بھاری سبب یہی ان کی تعلیمی ترقی ہے نیز اُنھوں نے اپنے ممالک میں بھیکھ مانگنا بھی جُرم قرار دے رکھا ہے۔ کیونکہ بھیکھ مانگنے سے انسان اور قوم سست بن جاتی ہے یورپ کے قریباً تمام ممالک میں بھیکھ مانگنا ایک جُرم ہے۔ اور اس لئے کوئی شخص بھی وہاں بھیکھ نہیں مانگ سکتا۔ کیونکہ اس جُرم کی سزا چھ ماہ قید ہے۔ مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہندوستان میں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ یہاں نہ تو تعلیم کی ترقی ہے اور نہ بھیکھ مانگنے کی کمی۔ ہندوستان میں تعلیم یافتہ اصحاب بمشکل دو فی صدی ہوں گے۔ اور باقی ۹۸ فی صدی لوگ جاہل اور علم کی روشنی سے بے بہرہ ہیں اس لئے وہ حیوانوں جیسی زندگی بسر کر رہے ہیں یعنے نہ تو اُن کو ملک اور قوم کی حالت اور اُس کی ضرورتوں سے واقفیت ہے اور نہ اس کی بہبودی اور ترقی میں کوئی دلچسپی۔

ہندوستان میں بھیکھ مانگنے کی حالت یہ ہے کہ پچھلی مردم شماری ۱۹۰۱ء کے مطابق اس ملک میں ۵۲ لاکھ آدمی ایسے دکھائے گئے ہیں جو صرف بھیکھ پر گذارہ کرتے ہیں اور اگر چار روپے ماہوار بھی ایک آدمی کی خوراک اور پوشاک وغیرہ میں خرچ ہو تو ہندوستان کو صرف ان بھیکھ منگوں کی پرورش میں قریباً ۲۵ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر محتاج و مسکین لوگ یعنے یتیم اندھے لنگڑے لولے اور بیمار بھیکھ مانگیں تو اتنا قابل اعتراض نہیں مگر آج کل کے بھک منگوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو جوان اور مضبوط ہیں مگر دیانتداری سے کما کر کھانے اور محنت کرنے سے جی چُراتے ہیں اور چونکہ ان مضبوط اور جوان لوگوں کو مفت میں بغیر محنت اور مشقت کے تمام ضروریات انسانی صرف بھیکھ مانگنے سے میسر ہو جاتی ہیں اس لئے یہ بالکل سست و آرام طلب ہو کر ملک اور قوم کے لئے ایک بڑا بھاری بوجھ بن گئے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جو لوگ اصلی خیرات کے مستحق تھے وہ خیرات سے محروم ہو رہے ہیں یعنے قومی مدرسے اور کالج اور محتاج خانے اور یتیم خانے کافی امداد نہ ملنے سے بہت ہی بُری حالت میں ہیں اس میں شک نہیں کہ ہندوستان میں بھیکھ مانگنے والوں کی بڑی بھاری تعداد ہونے کا یہ بھی باعث ہے کہ لوگوں کو دیانتداری سے کمانے کے ذرائع اور وسایل بھی پورے میسر نہیں ہیں یعنے ملک کے ہر قسم کے کارخانجات صنعت اور حرفت جن سے لوگ دیانتداری سے کما کر اپنی پرورش کرتے تھے آجکل بالکل معدوم ہو گئے ہیں۔ اور ہم اپنی انسانی ضروریات کو لئے غیر اقوام کے محتاج بن گئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہر سال اسی ملک سے ایک ارب پچیس کروڑ روپیہ سالانہ غیر ملکوں۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ اٹلی وغیرہ کو چلا جاتا ہے جس سے ہندوستان مفلس ہو گیا ہے اور اسی افلاس کے باعث قحط اور پلیگ یہاں کے مستقل اور بن بُلائے مہمان بن گئے ہیں جن سے ہر سال ۲۰ لاکھ جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ اور ان کے یتیم بچے بھی پادریوں کی کوشش سے عیسائی مذہب اختیار کر لیتے ہیں ان تمام بُرائیوں کا صرف یہی ایک علاج ہے کہ ہم اپنی خیرات اور فیاضی کو صرف قومی مدرسوں اور کالجوں کے قایم کرنے اور ترقی دینے میں صرف کریں جس سے علم کی روشنی ملک کے تمام فرقوں میں پھیلے اور وہ اپنی ضروریات زندگی کے لئے اپنے ملک کی پیداوار یعنے مختلف کارخانہ جات صنعت اور حرفت کی تیار شدہ اشیاء پر منحصر رہیں جس سے نہ صرف ہمارے ملک سے ایک سو پچیس کروڑ روپیہ ہر سال غیر ممالک کو جانا موقوف ہو جائے۔ بلکہ وہی روپیہ ہندوستان میں نئے نئے کارخانے صنعت و حرفت کے جاری کرنے میں صرف کیا جائے جن میں ہندوستان کے مزدوری پیشہ لوگوں کو دیانتداری سے کمانے کے وسایل میسر ہوں" ہمت مرداں مدد خدا" اس لئے ہمیں ان دونوں ضروری سوشل اصلاحوں کی تکمیل میں کمر ہمت باندھکر مستعد ہو جانا چاہئے۔

(راقم ٹھل رام گنگا رام از مقام لاہور۔ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۷ء)

(وکیل)

ضرورت دعا

ڈاکٹر محمد صدیق صاحب احمدی وٹرنری ہانگ شان ملک چین اپنے حقیقی بھائی بابو محمد عظیم اللہ صاحب کے دعا صحت کامل کی درخواست کرتے ہیں جو ایک عرصے سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ناظرین سے گذارش ہے کہ وہ بابو صاحب موصوف کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا فرماوے۔

حقیقت نماز شائع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے۔ نماز کے کل مسایل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے دعاوی پر بھی ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں۔ آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے۔ کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنے مع محصول ڈاک عمہ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ۔ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے۔

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

اشتہار مظہر الاسرار

بیس روپیہ انعام عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من امۃ محمد نبی اخر الزمان ٭ وجعلنا من اھل السنۃ والجماعۃ بالفضل والاحسان وابعدنا عن الرفض والتشیع والطغیان ٭ وحفظنا عن الاعتزال والالحاد والمیلان والصلوٰۃ والسلام علی من ارسل الی کافۃ الناس لتبلیغ الاحکام القراٰن ٭ وعلی آلہ واصحابہ الذین قمعوا عرق الملحدین والمبتدعین بالسیوف والسنان ٭

امابعد چونکہ آجکل ہمارے بعض ناعاقبت اندیش فتنہ پسند علماء عوام کو ہمارے برخلاف اُکساتے ہیں روز بروز ترقی کر رہے ہیں اور انکی اس مخالفت کا اصل سبب صرف یہی ایک بات ہے۔ کہ ہم فرقہ احمدی (محمدی) از روے قرآن شریف و قدیم سنت اللہ کے **وفات مسیح** کے قائل ہیں۔ اور بشارت وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحٰت یستخلفنھم فی الارض ..... الخ (سورہ نور)۔ اور حدیث ینزل فیکم ابن مریم (الی) کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم اور حدیث ان اللہ یبعث علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (دیکھو مشکوٰۃ) کا مصداق ایک امتی محمدی کو قرار دیتے ہیں۔ اور ہمارے مخالفین فرقہ حنفیہ وہابیہ حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ بجسم عنصری الآن کما کان موجود علی السماء یقین کرتے ہیں۔ مگر اب تک معلوم نہیں ہوا کہ ان لوگوں کے عقاید کی بناء کس چیز پر ہے۔ اگر کتب قصص وروایات اہل کتاب ہیں تو پھر اُن سے ہمیں کوئی شکایت نہیں کیونکہ اہل کتاب اہل قرآن کی مخالفت اس سے بیشتر بھی کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی کرتے ہیں۔ اور اگر ان کے عقاید کی بناء آیات بینات قرآن کریم ہیں۔ تو پھر براہ عنایت **حیات مسیح** قرآن شریف سے بپابندی شرائط ذیل ثابت کر دیں۔ اور مبلغ بیس روپے انعام لے لیں۔ اگر مثبتین کئی صاحب ہوں تو یہ انعام باہم تقسیم کر سکتے ہیں۔ شرائط یہ ہیں :-

(۱) خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوما یتدارؤن فی القراٰن فقال انما ھلک من کان قبلکم بھذا ضربوا کتاب اللہ بعضہ ببعض وانما نزل کتاب اللہ یصدق بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض فما علمتم منہ فقولوا وما جھلتم فکلوہ الی عالمہ رواہ احمد وابن ماجہ۔ دیکھو مشکوٰۃ باب العلم۔ اب اس آیت اور حدیث نبویہ سے یہ ثابت ہوا کہ کسی آیت کے ایسے معنی کرنے جائز نہیں ہیں جس سے تعارض بین الآیات واقع ہو۔ اس لئے مدعیان حیات مسیح علیہ السلام صرف قرآن شریف ہی سے کوئی ایسی آیت پیش کریں جس سے حیات مسیح بجسم عنصری علی السماء ثابت ہو جائے۔ اور یہ آیت کسی دوسری آیت قرآن کے خلاف بھی نہ ہو ٭

(۲) چونکہ بناء عقاید یقینیات ہیں نہ ظنیات۔ اس لئے اس بحث میں بجز آیات بینات اور کچھ پیش نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ تفاسیر اور کتب احادیث میں فریقین کے لئے روایات بکثرت موجود ہیں۔ جن سے فیصلہ مشکل ہے۔ صرف قرآن شریف سے ہی حیات مسیح ثابت کر کے انعام مذکورہ حاصل کر کے اپنی صداقت کا ثبوت دیدیں ٭

بالآخر یہ عرض ہے کہ جس صاحب کو یہ اشتہار مسمی بہ مظہر الاسرار پہنچے۔ وہ اپنے گاؤں یا شہر کے مولوی یا مفتی۔ قاضی صاحب کو اسکے جواب لکھنے پر آمادہ کریں۔ اگر وہ جواب باصواب سے کسی حیلہ وبہانہ سے پہلو تہی کریں تو پھر انکو یہ نصیحت کریں کہ وہ آئندہ فرقہ احمدی (محمدی) کی تکفیر اور بدگوئی اور عداوت سے باز آجاویں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اس کا جواب تحریری دینا ہوگا۔ زبانی ہرگز قبول نہ کیا جاویگا۔ فقط (نوٹ) جو کوئی اشتہار ہذا کا کچھ جواب لکھے اُس کی ایک کاپی میرے نام ارسال فرماویں تاکید اً تاکید

المشتھر

محمد یمین احمدی از مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

(مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اگر بپابندی شرائط بالا کسی نے جواب تحریری دیا تو مبلغ عہ۲ روپیہ میری طرف سے ملیگا۔ راقم شاہ ولی خان مدرس مدرسہ داتہ ٭

تاریخ تولد مولود مسعود سید قمر الزمان سلمہ الرحمٰن

مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو بعد نماز صبح اور پھر آخیری ہفتہ ماہ جولائی ۱۹۰۷ء میں ایک شخص کے پاس ایک خوبصورت چیت چالاک لڑکا دیکھا میں نے اُس شخص سے پوچھا یہ لڑکا کون ہے اُس نے جواب میں کہا کہ یہ سید سرور شاہ صاحب کا لڑکا ہے۔ پھر میں نے پوچھا اسکا نام کیا ہے اُس نے کہا اسکا نام ہے سید قمر الزمان۔ ایسا ہی دو تین دفعہ محمد ایوب شاہ فرزند کلاں سید محمد سرور شاہ صاحب نے اس کو دیکھا۔ آخر خداوند تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۰۷ء بعد نماز عصر سید قمر الزمان سلمہ الرحمٰن صاحب تولد ہوئے اور جیسے خوابوں میں دکھائی دے چکے تھے ویسا ہی پائے گئے الحمد رب السموٰت ورب الارض رب العلمین ولہ الکبریاء فی السموٰت والارض وھو العزیز الحکیم۔ پس خداتعالیٰ کی اس عنایت کے شکریہ میں چند نسخے رسالہ عصمت انبیاء اور رسالہ دافع البلاء کے للہ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ غریب احمدی بھائی صرف محصول ڈاک بھیجکر مفت منگوالیں اور اس مولود مسعود کی سلامتی فی الدارین کیلئے دعا فرماویں۔ امید کہ سید قمر الزمان کے ماموں صاحبان بھی خداتعالیٰ کی اس عنایت کے بدلہ میں کچھ تبلیغ الاسلام میں حصہ لینگے فقط

محمد یمین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ داتہ ضلع ہزارہ

(مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء)

حضرت مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر انہیں ایک وقت شیطانی دخل کا اور اپنی خوابوں اور مکاشفات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیجی جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے جس میں وضاحت کے ساتھ حضور نے بیان فرمایا ہے۔ کہ سچا الہام کن لوگوں کو ہوسکتا ہے۔ عام فائدہ کے واسطے وہ خط شایع کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میںنے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا۔ کہ انسان مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہوسکتا ہے ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بڑا مشکل امر ہے۔ جبتک انسان فنا کی حالت تک نہ پہونچے۔ اور وہ خدا کی سخت آزمایشوں کے وقت صادق نہ ٹھہرے اور کئی موتیں اسپر وارد نہ ہوں اور کئی قسم کی تلخیاں خدا کی راہ میں نہ اٹھاوے اور جبتک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اس سے دور نہ ہو اور جب تک کہ سچی تبدیلی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی رضا جوئی کے نیچے ایسا محو نہ ہو۔ کہ کچھ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دکھاوے کہ بارش کیطرح اُسپر بلائیں برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے۔ کہ تمام نفسانی پروبال جھڑ جائیں اور تمام سفلی خواہشیں جل جاویں اور جبتک کہ نفس لوامہ کا جنگ ختم نہ ہو جاوے اور جب تک یہ آگ اس میں پیدا نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراد بنا وے اور دوسری تمام مرادیں اور حقیقت معدوم ہو جاویں اور جب تک ایک تپش اور خلش لازمی طور پر خدا کی محبت کی اس کے سینے میں پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ درحقیقت خدا کے لئے ذبح نہ ہو جائے اور جب تک کہ اُس کی ہستی پر ایک بھاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پر سخت امتحانوں کے وقت اور اس کے جلال ظاہر کرنے کے لئے ہر ایک تحقیر میں اور ہر ایک حالت میں فدا ہونے کے لئے طیار نہ ہو اور جبتک کبریا کی تمام جڑیں اور عجب کی تمام جڑیں اور نفسانی غضب کی تمام جڑیں اور نفسانی حسد کی تمام جڑیں اور نفسانی خودنمائی کی تمام جڑیں اس کے دل سے بکلی دور نہ ہو جاویں اور جبتک کہ خدا کی ہیمنت ایسے زور سے اسپر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرے ہوئے کیڑے کیطرح محسوس ہوں نہ انکی ستایش سے خوش ہو نہ انکی مذمت سے رنج پہونچے اور جب تک کہ ایک سچی اور پاک قربانی اپنے تمام وجود اور تمام قوتوں کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جبتک کہ نہ معمولی روح سے بلکہ اس کے ساتھ زندہ ہو اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک تباہی اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک سچی اور کامل محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچے اور کامل طور پر اعلاء کلمۃ الاسلام پر عاشق نہ ہو تب تک ہرگز ہرگز مکالمات الٰہیہ سے مشرف نہیں ہوسکتا اسی کیطرف خدا تعالیٰ نے ان دو مختصر لفظوں میں اشارہ فرمایا ہے قد افلح من زكّٰها وقد خاب من دسّٰها۔ ایسے لوگوں کی دماغی بناوٹ ہی ایک خاص ہوتی ہے۔ جسقدر اُنپر غم پڑتے ہیں اور جسقدر وہ متواتر نہایت سنگین امتحانوں کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کسی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر اُن کے مسلسل غموں میں سے کچھ تھوڑا غم بھی دوسرے پر پڑے تو وہ تو وہ مرجاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ پس مکالمات الٰہیہ کی اپنے نفس سے خواہش نہیں ظاہر کرنی چاہیئے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقع ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا مدعا اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی مرضی کیموافق تزکیہ نفس حاصل ہو اور اسکی مرضی کے موافق تقوےٰ حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمال حسنہ میسر آجاویں کہ وہ راضی ہو جائے۔ پس جس وقت وہ راضی ہوگا تب اُس وقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے مشرف کرنا اگر اسکی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی۔ تو وہ خود عطا کر دے گا اصل مقصود اس کو ہرگز نہیں ٹھہرانا چاہیئے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیئے کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الٰہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیہ نفس حاصل ہو اور خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت دل میں بیٹھ جائے اور گناہ سے نفرت ہو خدا تعالےٰ نے یہی یہی دعا سکھائی ہے کہ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم۔ پس اسجگہ خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمیں الہام ہو۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ تم یہ دعا کرو۔ کہ راہ راست ہمیں نصیب ہو۔ ان لوگوں کے راہ جو آخرکار خدا تعالےٰ کے انعام سے مشرف ہوگئے۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور نہ بندہ کی اس میں کچھ فضیلت ہے۔ بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندہ کا عمل صالح تا اسپر اجر کی توقع ہو اور پھر جبکہ انسان کے ساتھ یہ آفتیں بھی لگی ہوئی ہیں۔ کہ کبھی حدیث النفس میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنجہ میں پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے۔ پس کسقدر یہ خطرناک راہ ہے۔ بغیر خدا کی زبردست شہادتوں کے ایسے الہام کب قبول کے لایق ہیں۔ سخت بدقسمت وہ لوگ ہوتے ہیں کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہیں کرتے کہ کن کن باتوں میں وہ خدا کے نزدیک پاس یافتہ ٹھہر سکتے ہیں اور کن کن آزمایشوں کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہوسکتا ہے۔ ان سخت گھاٹیوں کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور توبہ اور استغفار میں مشغول ہونا چاہیئے۔ الہام بغیر پورے تقویٰ اور پوری جاں فشانی اور پوری محویت کے طلبی تہی ہے۔ اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ انسان جس سے قریب ہوتا ہے اسی کی آواز سنتا ہے۔ پس پہلے خدا سے قریب ہو جاؤ اور شیطان سے دور۔ تا خدا کی آواز سنو۔

خاکسار مرزا غلام احمد

(بدر)

تجارتی کمپنی

منشی غلام محمد صاحب پٹواری نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے بدر میں "احمدی قوم کا تجارتی اور تجارتی کمپنی کے عنوان سے ایک چھوٹا سا مضمون لکھا تھا اور اس معاملہ پر انہوں نے مجھے بھی متوجہ کیا تھا۔ پھر بذریعہ تاکیدی خط کے بھی انہوں نے مجھ سے خواہش کی کہ میں بھی اس مضمون پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کرتا۔

میں نے اس مضمون کے تمام پہلوؤں پر غور کیا ہے۔ تجارت فی نفسہ ایک عمدہ اور مفید پیشہ ہے اور حضرت حکیم الامت مدظلہ العالی فرمایا کرتے ہیں کہ قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت کو زراعت پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ لیکن ایک مشترکہ سرمایہ سے کوئی کمپنی قائم کر کے کام کرنا میں سمجھتا ہوں [illegible] مشکلات اور دقتیں ہیں۔ مشترکہ سرمایوں سے کام کرنے والوں کی کامیابی اگر اصول تجارت کو مد نظر رکھ کر ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل [illegible] ہوتی ہے [illegible] تجارتی رنگ [illegible] ترقی کی ہے وہ بھی [illegible] بات ہے۔

تجارت کے مختلف شعبوں کو چھوڑ کر اگر صرف [illegible] کہ شعبہ کو لیا جاوے تو یہ نہایت مفید اور مبارک ہے مثلاً [illegible] سلسلہ میں ایسا میدان وسیع ہے کہ اگر چند متمول اور سرمایہ دار [illegible] کام کرنا چاہیں [illegible] استقلال بہت ضروری ہے محنت کو ناقص نہیں [illegible] کام کریں [illegible] منافع کے علاوہ دینی خدمت بھی ہو سکتی ہے۔ اور اس زمانہ میں بلکہ اشاعت کتب اور ذرائع اشاعت کی سہولت ہو گئی ہے یہ تجارت بہت مفید [illegible] اسلامی کتب کی اشاعت اور طبع سے جس قدر فائدہ پہنچا یا اٹھایا گیا وہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے اور امید ہے یا مسلمان قوموں نے جہاں جہاں تجارت کتب کے کام کو وسیع پیمانہ پر ہاتھ میں لیا ہے خدا تعالیٰ نے ان کے کاروبار میں برکت دی ہے اور [illegible] قوت بہر حال انفرادی طاقت سے بڑھکر ہوا کرتی ہے۔ مگر مشترکہ سرمایوں سے کام کرنے میں جہاں اصول تجارت کی پابندی کی ضرورت ہے وہاں اعتبار، حسن ظن ایک فریق کی طرف سے اور ایثار اور مروت دوسرے کی طرف سے ہونی لازمی ہے۔

چونکہ ابھی تک ہم لوگ اس مقام تک نہیں پہنچے اس لئے مشترکہ سرمایوں سے کام کرنے کی روح بھی ہم میں پیدا نہیں ہوئی۔ اور بعض وقت ناتجربہ کاری اور جلد بازی بھی نقصان پہنچاتی ہے جبکہ سرمایہ دار سرمایہ لگا کر چند ہی روز میں بہت بڑے فایدہ اور نفع کا متمنی ہو جاتا ہے بجالیکہ ایسے امور میں ایک وقت تک انتظار کرنا پڑتا ہے پس منشی غلام محمد صاحب اگر ایسے اشخاص سے آگاہ اور واقف ہیں جو نہایت حوصلہ اور بردباری کے ساتھ اپنا سرمایہ تجارت میں ملکر لگانا چاہتے ہوں تو ان کے لئے مبارک ہے وہ اپنی ذمہ واری پر یا کسی ایسے شخص کی ذمہ واری پر جس کی دیانت اور امانت پر انہیں پورا اطمینان ہو یا اطمینان کرنے کے قوی وجوہات ہوں کوئی کام شروع کر سکتے ہیں۔

اگر کوئی ایسا انتظام منشی غلام محمد صاحب کر سکتے ہوں تو سب سے پہلا آدمی جو ان کو اس مقصد میں اپنی ذمہ واری کے بوجھ سے الگ رہکر مدد دینے کو طیار ہو سکتا ہے وہ میں ہوں۔

بارہا میرے دل میں یہ خیال آیا ہے اور اس خیال نے مجھے مضطرب کیا ہے کہ ہر چند الحکم ایک قومی اخبار سمجھا جاتا ہے مگر اس کا تعلق فی الحقیقت میری شخصیت اور ذات سے وابستہ ہے۔ اور کسی قومی کام کا فرد واحد کے وجود سے وابستہ ہونا کسی حالت اور صورت میں خطرہ سے خالی نہیں ہو سکتا اس کی موت فوت بیماری غیر حاضری وغیرہ امور کا اثر اس پر ضرور پڑتا ہے۔ اس لئے کیا اچھا ہوتا اگر کوئی ایسی صورت ہوتی کہ وہ ایک شخص کی ملکیت سے نکل کر بہت سے مالکوں کی ملکیت میں ہوتا جن میں سے ہر ایک اپنے ذاتی تعلق کی وجہ سے اس کی بہتری اور ترقی کی سعی کرتا۔

اور ایک شخص جو اس کی ایڈیٹری - ایڈیٹری اور مالکیت کے بکھیڑوں میں رہ کر بہت تھوڑا وقت اس کی بہتری اور بھلائی کے لئے دے سکتا ہے شاید کسی ایک حصہ میں خود بہ حیثیت ایڈیٹر یا ایڈیٹر کا کام کرتا اور اسی پہلو سے اس کو خدا کے فضل سے عمدہ پیمانہ پر لیجا سکتا ہے مگر جب اسے سارے بکھیڑے خود ہی کرنے ہوں تو سمجھ میں آ سکتا ہے کہ کس قدر نقص اس میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ بہر حال میں دل سے چاہتا ہوں کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو قومی ضرورتوں کا احساس قومی رنگ میں کریں۔

تالیف اور طبع کتب کا میدان جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں بہت وسیع ہے اگر چند آدمی مل کر اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں تو یہ بہت ان شاء اللہ مفید ہو سکتا ہے۔ اسلامی دینی کتب کا سلسلہ خاص اشاعت چاہتا ہے خود قرآن مجید کی اشاعت ایک اہم کام ہے اور بہت بڑا [illegible] کام ہے جس شخص نے اس مقدس کتاب کی اشاعت کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا ہے خدا تعالیٰ نے اس کو ضائع نہیں کیا۔ ایسا ہی کتب احادیث کی اشاعت وسیع کام ہے۔ اور خود حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تالیفات کی اشاعت ایک ضروری کام ہے اگر یہ کتابیں نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھپا کر سستے داموں بیچی جاویں تو ان کی بڑی اشاعت ہو سکتی ہے مگر یہ سب کام سرمایہ کی ایک معقول تعداد چاہتا ہے۔ مختصر یہ کہ اگر منشی غلام محمد صاحب اور جیسا کہ انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ احباب نے اطمینان بخش خطوط لکھے ہیں اور اس کام میں حوصلہ افزا تحریروں سے کام لیا ہے تو ان کے لئے مبارک ہے مگر یہ ضروری امر ہے کہ تمام پہلوؤں کو سوچ کر اس میدان میں قدم رکھنا چاہئے اور ذمہ وار اشخاص کی تحریک سے کام کرنے کا حوصلہ کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی امر موجب فتنہ و ابتلا ہو جس کی برداشت کے لئے اس ابتدائی زمانہ میں ہم طیار نہیں اور خدا نہ کرے کہ اس قسم کے کسی ابتلا کا ہم نشانہ ہوں۔

اسی مضمون کے ضمن میں ایک نہایت ضروری امر پر بھی قوم کے سربر آوردہ اشخاص کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ

قرآن مجید کی اشاعت ہے

خدا تعالیٰ نے علمی اور عملی رنگ میں اس سلسلہ کو ممتاز فرمایا ہے اس لئے کہ اس نے اپنا رسول اور برگزیدہ امام اسی قوم میں نازل فرمایا مگر اب تک جو چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ گذر نے کو آیا ہماری جماعت کی طرف سے

قرآن مجید مترجم

بھی چھپا کر شائع نہ ہوا۔ اور اس ضرورت کو ایک سے زیادہ مرتبہ محسوس کیا گیا۔ اشتہار ہوئے۔ کچھ نہ کچھ روپیہ بھی وصول ہوا جو من بعد واپس کیا گیا۔ میں نے باوجود اپنی علمی اور عملی کم بضاعتی کے سب سے پہلے اس ضرورت کو محسوس کر کے اپنی طاقت کے موافق بزرگان ملت کی ہی خوشہ چینی کر کے اس ضرورت کو پورا کرنا چاہا اور تفسیر کے رنگ میں کچھ پیش بھی کیا جس پر ہر طرف سے صدائے احسنت و مرحبا بھی اٹھی اور آیندہ کام کرنے کے لئے حوصلہ بھی دلایا گیا لیکن وہ کام اس کے بعد بعض مشکلات کی وجہ سے معرض التوا میں آیا۔ پھر مدرسہ تعلیم الاسلام کی مجلس ناظم نے ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترجمہ چھاپنے کا اعلان کیا لیکن خدا تعالیٰ کی مشیت اور مرضی یہی تھی کہ یہ کام ابھی معرض التوا میں رہے اس کے بعد میرٹھ سے ہمارے ایک مکرم دوست اور بھائی نے بڑے زور شور سے حکیم الامۃ کے ترجمہ قرآن مجید کا اعلان کیا اور ایک پارہ شائع بھی کیا اگرچہ جس رنگ میں انہوں نے اس

پارہ کو شائع کیا وہ اُن کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے جس طرز اور تقطیع پر چاہیے تھا نہ نکل سکا۔ تاہم غنیمت تھا مگر پھر اب خاموشی ہے۔

بہرحال یہ کام بہت ضروری ہے اگرچہ یہ آسان کام نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر متفق سعی سے کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ اسے آسان اور بابرکت کردیگا۔ فی الحال اگر کسی جدید ترجمہ کو نہ بھی شائع کیا جاوے تو میری رائے میں پہلے ترجمہ جو ہو چکے ہیں مثلاً شاہ عبدالقادر صاحب یا شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ ان میں سے کوئی ایک ترجمہ ساتھ دیدیا جاوے اور اُن مقامات پر جن کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام کے ذریعہ کھولی ہے مختصر نوٹ دے دئے جاویں اور نہایت خوشخط اور صاف ایک حمایل چھاپ دی جاوے ایسا ہی اسکے شروع میں ایک محنت سے طیار کی ہوئی فہرست ہو جو اپنے مقاصد کو مدنظر رکھکر بنائی جاوے اس قسم کی حمایل بہت مفید اور بابرکت ہو سکتی ہے انشاء اللہ العزیز اور اگر یہاں قادیان ہی میں اس کے چھاپنے کا بھی انتظام ہو تو مجھے یقین ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کا ترجمہ بھی چھپ سکتا ہے

حضرت حکیم الامۃ ترجمہ کر چکے ہوئے ہیں۔ یہ کام ایک زرخطیر کو چاہتا ہے میرے ہاتھ میں اس وقت نہیں ورنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاکر اسے ضرور شروع کردیتا اس کے لئے یک مشت روپیہ کی حاجت ہے تاکہ یکدم ایک ہی قسم کا کاغذ خرید لیا جاوے۔ اور ایک عمدہ اور اعلیٰ خوشنویس کی خدمات لی جاویں یہ لوگ معقول پیشگی لئے بغیر کام نہیں کرتے۔ ایسا ہی دو تین تصحیح والے اس طرح پر ایک معقول تنخواہ کا عملہ اس مطلب کے لئے رکھنا پڑتا ہے اگر صرف خریداران الحکم ہی توجہ کریں اور وہ زیادہ نہیں چار چار روپیہ اس کے لئے جمع کراویں تو یہ حمایل چھپ سکتی ہے یا کوئی سرمایہ دار اپنے طور پر یہاں یہ کام شروع کردے۔ میں انکو اس کام میں انشاء اللہ مدد دے سکوں گا۔ اس ضرورت کو محسوس کرنے والے بہت سے دل پیدا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ خود توفیق دے۔ آمین۔ آخر میں حضرت امامؑ کے اس شعر پر اسکو ختم کردیتا ہوں

لے بے خبر بخدمت قرآن کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

ضروری اطلاع

خریداران الحکم کو حسب معمول سابق ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء کا پرچہ بقایا اور سنہ ۱۹۰۸ء کی سالانہ قیمت وصول کرنیکے لئے وی پی کیا جائیگا۔ جو خریدار کسی وجہ سے ۱۰ دسمبر کا الحکم وی پی وصول نہ کرسکتے ہوں اُن کو ضروری ہے۔ کہ وہ ۸ دسمبر تک اطلاع دیں۔ کہ انکو نام کس تاریخ کا الحکم وی پی کیا جائے تاکہ مطبع واپسی وی پی کی زیر باری سے محفوظ رہے۔ یاد رہے کہ اسکے سوا الگ اطلاع اور نہیں کی جاوے گی ــــــ ایڈیٹر

حضور انور رسول خدا احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین

آپ ہمارے سچے آقا اور عظیم محسن ہیں۔ حضور نے اس دُنیا میں ظہور فرما کے ہم پر وہ وہ احسان کئے ہیں کہ ہم اُنھیں نہیں گنوا سکتے۔ نہ صرف ہمارے باپ دادا بلکہ ہماری صدہا پشتیں حضور کی غلامی کا فخر رکھتی ہیں حضور نے نہ تنہا تمام دُنیا میں توحید کا ڈنکا بجا کے ہمارے لئے عالی ہمت بننے اور اپنے ارادہ میں مستقل رہنے کا ایک جیتا جاگتا نمونہ قائم کردیا ہے۔ حضور کے بازو میں لاریب زور قضا چھپا ہوا تھا۔ اسی روحانی قوت سے حضور نے اس کرہ ارض کو اپنے ہاتھ میں اُٹھا لیا اور تمام دُنیا کو دکھا دیا کہ خداوند تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور اپنے ارادہ کے پورے ایسے ہوا کرتے ہیں۔

حضور نے ایک ایسی ناہنجار قوم میں زندگی کی روح پھونکی جو ہمیشہ سے مُردہ چلی آتی تھی جس نے نہ کبھی زندگی پائی اور نہ کبھی نبی نوع انسانی میں شمار ہونے کے قابل بنی۔ وحشی۔ ناخدا ترس۔ پانی کے گھونٹ پر صدہا سال جنگ قائم رکھنے والے۔ جاہل۔ قمار باز۔ بُت پرست۔ دختر کش۔ مردم خوار اور درندے انسانوں کو وہ فضیلت بخشی اور اُن کی مذموم عادات ایسی کھوئیں کہ وہ متمدن اقوام جن کے قدیم مہذب قوموں کے اُستاد ہو گئے۔ حضور نے آناً فاناً میں اُن کی وحشت کو تہذیب سے بدل دیا۔ اور اُن کی جہالت کو علم سے۔ اور بُت پرستی کی جگہ خدا پرستی قائم کردی۔ حضور انور کے صدقہ سے صدیق جیسے رقیق القلب۔ پاکباز۔ راست گو اور سچے ہمدرد بنی نوع کا ظہور ہوا جن کی اطاعت پر لاکھوں بندگان خدا نے سر جھکا دیا اور فاروق اعظم جیسے شیر خدا۔ جری۔ اولوالعزم مدبر سپاہ سالار اور بارعب انسان بنا دئے جنھوں نے کسریٰ اور قیصر کی قدیم اور زبردست سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور جن کے فوجی افسروں نے ایران اور روم کی اُن شایستہ فوجوں کو فاش شکستیں دیں جن کا لوہا تمام دُنیا ہزارہا سال سے مانتی چلی آتی تھی اور جن کی دہشت سے کسی کو دم زدن کا یارا نہ ہوتا تھا۔

حضور کا ایک ایسے خاندان میں ظہور ہوا جو مثل اپنے ہموطنوں کے کم تعلیم یافتہ بُت پرست اور بھوت پریت کی زبردست قوتوں کا قایل تھا جو کعبہ کے بتوں پر قربانی کا جانور چڑھانا اور نیاز نذر ماننا اپنا خاص مذہب تصور کرتا تھا۔ یہ واقعی ایک حیرت انگیز بات تھی کہ حضور ایسے لوگوں میں پرورش پاکر اُن ہی کی آوازیں حضور کے کانوں میں گونجتی رہیں اور اُن ہی میں ہوش سنبھالیں اور مثل عرب بچوں کے جانوروں کے گلہ کو چرائیں۔ بکریوں کا دودھ دوہیں اور پہاڑوں پر سارا سارا دن گذار دیں اور پھر جب حضور انور اپنی ناہنجار قوم سے خطاب کریں تو معلوم ہو کہ قدرت کی آغوش روحانی کا پرورش کیا ہوا اور فطرت کا لاڈلا فرزند بول رہا ہے۔ ایسی ناہنجار قوم کو جو آج تک نہ کسی کی مغلوب ہوئی تھی اور نہ کسی پر غالب حضور نے جزیرہ نمائے عرب سے نکال کے دُنیا کی شایستہ قوموں کے آگے پیش کیا اور وہ ان عربوں کا تمدن اُن کی تہذیب۔ اُن کی آزادی خیال۔ ان کی مذاہب غیر کے ساتھ رواداری دیکھ کے سکتہ میں رہ گئیں۔ اور بخوشی اپنے ممالک کی کنجیاں اُن کے قدموں پر نثار کردیں۔

حضور کی مقدس پیدایش ایک ایسے پُر آشوب زمانہ میں ہوئی تھی کہ دُور دُور تک بُت پرستی کی تاریکی نے فطرت کے نورانی چہرہ کو چھپا رکھا تھا۔ عربوں کا سوائے مختلف باطل معبودوں کے کوئی سر دھر نہ رہا تھا۔ حضرت موسیٰ کی تعلیم گاؤ خورد ہو چکی تھی۔ توریت کو دیمک لگتی چلی تھی۔ دوسری طرف نصرانیت دم توڑ رہی تھی اور خداوند مسیح کی بھیڑوں میں تن پرست بھیڑئے پیدا ہو کے ان کا نوالہ تمام کر رہے تھے۔

گئے۔ خانقاہیں اور کُل معابد زناکاری کے گھر یا بازاری عورتوں کے اڈے بن رہے تھے اور پیشوایان یہود و نصاریٰ کے دل ایسے سیاہ ہوگئے تھے کہ وہ جہالت کو نجات کی کنجی سمجھنے لگے تھے۔ اخلاق کی ایسی زبون ترین حالت اور روحانیت کے اس انتہائی تنزل کے زمانہ میں اگر کیسے ہی زبردست دل و دماغ والے انسان سے کہا جاتا اور اس کا کلیجہ شق ہو جاتا۔ مگر حضور نے نہ صرف ان اردگرد کی قوموں کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا بلکہ یہ دعویٰ کیا کہ مَیں تو عالم کی رحمت بنانے کیلئے بھیجا گیا ہوں حضور کی تنہائی بےبسی اور بےیار و مددگار رہنے نے دشمنوں کو آپ پر ہنسوایا اور جس طرح قدیم سے چلا آتا تھا کہ خدا کے برگزیدہ۔ خالص اور صادق پر جاہل قوم پھبتیاں کستی اور اُن کا مذاق اڑاتی ہے اسی طرح حضور کا بھی ٹھٹھہ اڑایا گیا اور ہر طرح حضور کو چڑایا اور اذیت دی گئی مگر مرحبا ہے اس غیر معمولی اور لاجواب استقلال کو کہ حضور کا قدم اپنی جگہ سے مطلق نہیں ڈگمگایا اور روز بروز حضور کے استقلال میں ایک زور۔ تمکنت اور جوش پیدا ہوتا گیا اور اخیر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کُل ٹھٹھے۔ ہنسیاں اور پھبتیاں مغلوب ہوگئیں اور سب نے حضور کی اطاعت میں اپنی گردنیں خم کرلیں حضور کو خاتم النبیین کا لقب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا جس کے یہ معنے تھے کہ نبوت کا خاتمہ ہوگیا اور اب علوم معرفت کی ایسی تکمیل ہوگئی ہے کہ آیندہ کسی نبی کے بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی۔ لہذا یہ بات قدرتی طور پر لازم آئی کہ حضور میں وہ کُل اوصاف ہوں جو اور انبیاء سابقین کی ذات میں ودیعت ہوئے تھے اور اس کے علاوہ معرفت کی بھی پوری تکمیل آپ کی ذات اقدس و اطہر میں کردیجائے اور وہ غیر معمولی کامیابی بھی آپ کو نصیب ہو جو کسی نبی کو اپنی زندگی میں نصیب نہ ہوئی تھی عام فہم کے مطابق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے بتدریج اپنی معرفت اور رحمت کا دروازہ خلقت پر کھولا اور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچی کہ دورِ آخر میں پورا دروازہ کھولدیا گیا اور صاف طور سے آسمانی آواز نے دین خدا کے تکمیل اور نعمت اللہ کے پورے ہونے کی بشارت دیدی جس کے ظاہری معنے یہ ہیں کہ جس طرح اس دُنیا کے کُل کام بتدریج کمال اور عروج کو پہنچتے ہیں اسی طرح روحانی سبق بھی اس کی الف۔ بے۔ تے سے شروع ہوا اور حضور انور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر اُس کی تکمیل ہوگئی اور سبق پورا ہوگیا۔

انبیاء کے بعث کی غایت اگرچہ ایک ہی بتائی گئی ہے لیکن تلقین میں فرق ہے اور وہ ایسا باریک ہے کہ باطنی مبصر کی آنکھ اُسے اچھی طرح دیکھ سکتی ہے جو کچھ سرکشی۔ تمرد۔ نافرمانی انبیاء کی گئی ہے اس کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں مگر سب سے زیادہ وحشی پن۔ ناانسانیت اور سنگدلی جو حضور انور سے برتی گئی اُسکے پڑھنے سے تو دل دہل جاتا ہے اور کلیجہ ہلنے لگتا ہے۔ تقاضائے قدرت یہی تھا کہ جس طرح خداوند تعالیٰ نے حضور کو خاتم النبیین بنایا اور حضور کی اقدس و اطہر و مبارک ذات پر اپنے دین اور نعمت معرفت کی تکمیل کردی اسی طرح تمام قسم کی مخالفتوں سختیوں۔ جفا کاریوں۔ مظالم اور بےدردیوں کی بھی تکمیل ہوتی اور ایسی تکمیل کہ جور و ظلم کی حد ختم ہو جاتی تاکہ کسی قسم کی چھوٹی بڑی مخالفت باقی نہ رہ جاتی۔ کیونکہ دوسرے نبی کے آنے کی ضرورت رکھی گئی اور نہ حکم دیا گیا پھر مخالفت کا حصّہ کس کی ذات کیلئے محفوظ کیا جاتا۔ ساتھ ہی اسکے کامیابی بھی پوری عطا کی گئی اور ایسی کامیابی جو کسی نبی کو اپنی زندگی میں میسّر نہ ہوئی۔ ہم دل سے اے معصوم نبی اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ حضور بےشک کُل انبیاء کے سرتاج ہیں اور سب سے زیادہ بارگاہ خداوندی میں تقرب کے لحاظ سے حضور ممتاز کئے گئے ہیں ہاں ہم پیغمبروں میں کسی قسم کی تفریق نہیں کرتے کیونکہ وہ ایک ہی مقصد اعظم کی تکمیل کے لئے دُنیا میں مبعوث ہوئے تھے مگر یہ ضرور کہتے ہیں کہ وہ مقصد اعظم اے فخر کائنات تیری پاک ذات سے حاصل ہوا۔ (کرزن گزٹ)

تبصرہ جلد منگالو

تبصرہ کو بصورت اشتہار جیسا کہ حضرت اقدس کی منشاء ہے عام نظرگاہوں وغیرہ پر لگوانے اور عام مشتہر کرنے کیلئے چھاپا ہے۔ ذیل کے نرخ سے ملسکتا ہے۔ قیمت ۱۰۰ اشتہار ۱۲ قیمت ۵۰۰ اشتہار للعہ قیمت ۱۰۰۰ اشتہار ۔ ۱۰۰ سے کم قیمت فی پرچہ ۔ ر کے حساب سے چارج ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست بنام مینیجر الحکم قادیان ۔

۲۶ و ۲۷ و ۲۸ نومبر کے متعلق اطلاع

الحکم کے ساتھ رعایتی کتابوں کا جو اعلان شائع کیا جارہا ہے اسکے متعلق بعض احباب کو مغالطہ ہوا ہے اور انھوں نے دریافت کیا ہو کہ آیا قادیان اس تاریخ کو منی آرڈر پہنچ جانا چاہیے یا اپنے مقام سے روانہ کیا جاوے اسلئے عام غلط فہمی کو رفع کرنے کیلئے اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ بالا تاریخوں کو اپنے اپنے مقام سے منی آرڈر روانہ کردینا چاہیئے قادیان خواہ وہ کسی تاریخ کو پہنچے۔ مینجر

ضروری یاد دہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس لئے تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ہاں سے آنیوالے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دیدیں تاکہ ضروری انتظام کے لئے غور کرنیکا موقع ان لوگوں کو ملسکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہیں۔ عین وقت پر مہمانوں کے اتارنے اور انکے لئے جگہ کی تجویز میں دقتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس لئے جہاں جہاں احمدی انجمنیں قائم ہیں وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب کو اسقدر تعداد سے اطلاع دیں جسقدر احباب قادیان آنیوالے ہوں۔ انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دیدینگے۔ اور اسطرح پر انتظامی امور میں سہولت ہوگی۔ ایسی تمام اطلاعیں ۵ اڈسمبر ۱۹۰۷ء تک مجھے پہنچ جانی ضروری ہیں۔

ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھیں کہ جو احباب قادیان آئیں وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لائیں لحافوں اور بستروں کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا۔ اس میں ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ مہمان خانہ میں غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلباء اور بعض دوسرے نادار طلباء کے لئے لحافوں اور گرم کپڑوں کی حاجت ہے جو احباب اس کارِ خیر میں حصّہ لیں وہ عند اللہ ماجور ہوں گے۔

یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

احمدی بہنوں کے لئے کچھ

ایک عرصہ سے ہمارے دل میں یہ خواہش جوش زن تھی کہ کچھ نہ کچھ کبھی نہ کبھی اپنی احمدی بہنوں کیخاطر بھی لکھا جایا کرے اور اس تحریک کی زیادہ تر محرک تو خواہرہ مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب ہیں جن کے مضمون الحکم و وکیل میں دیکھے گئے تھے مگر کم فرصتی ایک ایسا مرض ہے کہ وہ انسان کو بہت سے کام کاج سے روک دیا کرتا ہے۔ ہم آج کے روز ایک مضمون تحریر کرتے ہیں جو اگرچہ ایک خط کی صورت میں ہے۔ مگر نتیجہ خیز امر ہے۔ اور ہماری خواہش ہے کہ گاہ بگاہ اس طور سے یا کسی اور طور سے جو پھر خیال میں آوے گا اپنی احمدی بہنوں کے لئے (انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی و توفیق) جو خطوط اور قصوں کے علاوہ مفید و نتیجہ خیز باتیں ہونگی اور اس کے ضمن میں بعض قرآنی آیات کے معانی و مطالب بھی موقع و محل کے لحاظ سے سنائے جائیں گے۔ مگر یہ ضروری امر ہے کہ ہم احمدی بہنوں سے یہ دریافت کریں جو اہل قلم ہیں کہ وہ اس طرز تحریر کو جو اسطرح پر شایع ہو پسند کرتی ہیں کہ نہیں۔ ہماری اس غرض کا جواب دینا بذریعہ الحکم کے خواہرہ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب آف بھیرہ اور محترمہ اہلیہ صاحبہ اکمل آف گولیکی اور معزز احمدی خاتون صاحبہ اور ایسے ہی دوسری اہل قلم اور تعلیمیافتہ بہنوں کو ضروری اور لازمی ہے۔ تاکہ آیندہ کو اگر ناپسند ہو تو ہم لکھنے سے باز رہیں۔ فی الحال اس تحریر کے ساتھ بطور نمونہ کے ہم ایک مضمون نند کے خط کے طور پر پیش کرتے ہیں جو کہ ذیل میں درج ہے

خاکسار محمد حسین از لاہور چھاونی۔

نند* کا خط بھاوج کے نام

جناب بھاوج صاحبہ مکرمہ معظمہ دام عصمتہٗ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ گذارش یہ ہے کہ میں آپ سے رخصت ہو کر مع الخیر اپنے سسرال میں پہونچی سب کو تندرست پایا اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کیا کہ بار سے اس نے ہر ایک آفت سے محفوظ رکھا۔ جب سے کوٹ لکھپت میں اور چھاؤنی دکانوں کے درمیان ریل گاڑیاں لڑی ہیں تب سے گاڑی میں بیٹھتے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ یوں تو مولا کریم کی مرضی ہے ہم سب اسی کے بندے ہیں اور عاجز بندے ہیں گنہگار ہیں ایک گناہ کے مرتکب نہیں دو کے نہیں بلکہ انبار در انبار گناہوں سے لدے ہیں جس گناہ کی سزا میں مولا کریم وہ پکڑے بجا ہے کوئی اس کے لیے روک تھام نہیں اور نہ اس پر کوئی حرف آ سکتا ہے مگر تاہم اس کا یوں خیریت سے پہونچا دینا اور ہم کو استغفار کرنے اور گناہوں سے پاک ہونے اور متقی بننے کا موقع عنایت کرنا ہی اوسکی عنایت ازلی سے کم نہیں۔ چھوٹے بھائیوں اور بہنوں اور آپ کی جدائی سے بہت رنج ہے خصوصاً والدین کا چلتے وقت کا رونا یاد کر کے اب تک دل بھر آتا ہے بلکہ سچ پوچھو تو دل بیتاب ہو جاتا ہے یوں تو انسانی خلقت کی نسبت ہی اس کے خالق مالک کا ارشاد ہے کہ خلق الانسان ضعیفا مگر اس کا زیادہ پر تو غریب عورت ذات کے ہی حصہ میں آیا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کی کمزور ہوتی ہیں سو جیسے اونکی فطرت کمزور ویسے ہر ایک قویٰ کمزور اسی لئے تو وہ ذرا سے غم و الم کو بھی رائی کے پہاڑ کی مثال بہت بڑا سمجھ لیتی ہیں اسمیں شک نہیں کہ اکثر ایسی کمزوریاں لاعلم یعنے علم سے بے بہرہ ہوتے سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ مگر جس کے نصیب میں خدا تعالیٰ نے کچھ نہ کچھ علم کا حصہ مقرر کیا ہے انکی کیا بات ہے اسمیں شک نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس کا خاص فضل ہے کہ میں کچھ تھوڑا بہت ٹوٹا پھوٹا لکھنا پڑھنا جانتی ہوں مگر جہاں تک اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھتی ہوں اپنے آپ کو بہت کمزور خیال کرتی ہوں یہی وجہ ہے کہ والدین کا رونا یاد کر کے اب تک میرا دل بھر آتا ہے مگر کیا کریں مجبور ہیں کچھ اپنے بس کی تو بات ہے نہیں مولا کریم کی یہی مرضی ہے اور اس نے یہی چاہا ہے کہ ایک کی گود میں پل بلا کر بڑے ہو کر اس کے گھر بار کو خیرباد کہدے اور دوسرے اجنبی کے گھر کو جا کر آباد کرے وہ اپنوں کو چھوڑ کر بیگانوں کو اپنا بناوے اور انکی اپنی بنے اور اپنوں سے ایسی دور ہو جاوے جیسے کہ دودھ کی مکھی۔ دودھ کی مکھی کی مثال اگرچہ کسیقدر مکروہ معلوم ہوگی لیکن اگر غور سے دیکھو تو یہ مثل ہر طرح سے ٹھیک آتی ہے وجہ یہ کہ جسطرح دودھ میں پڑی ہوئی مکھی کو جب نکال کر پھینک دیا جاوے تو پھر اوس کا دودھ سے کچھ ایسا تعلق نہیں رہتا جیسا کہ دودھ میں ہونے کی حالت میں تھا ایسا ہی بیاہی بیٹی کا ماں باپ کے گھر سے کچھ زور نہیں چل سکتا۔ ایک وقت تھا کہ میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ تھا اور سب کام کی میں ہی منتظم تھی مگر اب وہ وقت ہے کہ خداوند کریم نے وہ تمام کام آپکے سپرد کرا دیا اور ہم کو اوس سے بالکل بے دخل کرا دیا اب اول تو ہمارا میکے میں جانا ہی نہیں ہوتا اور اگر جاتے ہیں تو صرف مہمانوں کیطرح چند روز یا غایت کار مہینہ دو مہینے رہکر پھر آپ کو اور بھائی بہنوں والدین کو کلپتا اور گریہ زاری کرتا ہوا چھوڑ کر آنا ہی پڑتا ہے کیونکہ بیگانے پوتوں کے ساتھ تعلق پیدا ہونے کا نتیجہ ہی یہ ہوتا ہے کہ اپنوں کی محبت کو سرد کرنا پڑتا ہے۔

پیاری بھاوج! میری طبیعت اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ میں اکثر فرصت کے وقت بعض امور کیطرف توجہ کر کے سوچا کرتی ہوں۔ اور مفید مطلب و نتیجہ خیز باتوں کی ٹوہ میں رہا کرتی ہوں پھر ان مفید اور نتیجہ خیز باتوں کو اپنے تک محدود رکھنا اول درجہ کی کنجوسی خیال کر کے یہ خواہش ہوتی ہے کہ بہنوں کی خدمت میں بھی ان کو پہنچا دوں چنانچہ اکثر دفعہ ایسا کرتی ہوں کہ خطوں کے ذریعہ تحریر کر کے اپنی بہنوں اور سہیلیوں کی خدمت میں ایسی ایسی باتیں لکھتی رہتی ہوں مگر افسوس ساری طبیعتیں ایک جیسی تو ہوتی نہیں ہماری اکثر بہنیں اور سہیلیاں دنیا پرستی کیطرف زیادہ مائل ہیں اسلئے اکثر دفعہ وہ مجھ کو پاگل اور وہمی خیال کرتی ہیں اور کئی تو ایسی بھی ہیں کہ لکھ بھیجتی ہیں کہ بی بی! اگر تم ایسے ہی خیال میں ہشیار رہنا چاہتی تھیں تو تم نے شادی ناحق کی تم کو تو چاہیئے تھا کہ کنواری مریم کیطرح رہبانیت اختیار کرنے کا عزم بالجزم کر لیتیں اور رات دن اسی وہم اور خیال میں مبتلا رہتیں۔ مگر مجھکو ان بہنوں کیحالت زار پر سخت رونا آتا ہے بلکہ اگر سچ پوچھو تو بعض دفعہ انکی حالت پر ملالت سے آٹھ آٹھ آنسو بھی

*نوٹ: پنجابی زبان میں خاوند کی ہمشیرہ۔ منہ

گرہی پڑتے ہیں اگرچہ بہتیرا روکتی ہوں۔ وجہ یہ کہ ان بہنوں نے اسلام کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں بلکہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ ان کے لایق شوہروں نے جنکو ہم اپنا معزز دینی بہائی یقین کرتے ہیں اِن کو سمجھانے سے کسقدر پہلوتہی کی ہو یا یہ کہ انکی نصیحت پر ان بہولی بہالی صورتوں نے کان نہ دہرے ہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ اس لئے مجہکو یہ وہم خیال کرلیتی ہیں اور ایسے لفظ اپنی زبان اور زبان قلم سے نکالتی ہیں کہ جن کا نکالنا عقلاً وشرعاً اون کے لئے جائز نہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ اسلام ہاں پیارا اسلام وہ سچا دین الٰہی ہے کہ وہ کسی قوائے انسانی کی بے حرمتی کرانا نہیں چاہتا اور نہ چاہتا ہے کہ کسی قوای سے ایسا زیادہ کام لیا جاوے جو اسراف میں داخل ہو اس لئے تو اس نے رہبانیت کی جڑ کاٹ دی اور ایسا ہی کثیر التعدادی کے سبق پڑہانے سے کنارہ کشی کی۔ یہی وجہ ہے کہ اوس نے ہرایک کام کے لئے حدود قایم کئے یعنے جہاں اسلام نے لا رھبانیۃ فی الاسلام کا حکم دیا وہاں صرف چار تک بیویاں کرنے کی بہی حد باندھ دی جس سے اسراف کا بہی بندوبست ہوگیا اور قوائے انسانی کی بیحرمتی کا بہی قلع قمع ہوگیا۔ مگر دوسرے ادیان میں آذ بتا کہ کچہ نہ کچھ ایسی بات رکہدی ہے کہ نہ دہری جائے اور نہ اوٹہائی جائے ؎

پہہ وہ سر پہ پڑا ہے کہ اوٹہائے نہ اوٹہے
بات بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائی نہ بنے

جب میں آپ سے رخصت ہوکر ریل گاڑی میں اسوار ہوکر روانہ ہوئی ہوں تو رنج وغم تو تہا ہی ماں باپ کی جدائی بہائیوں بہنوں اور آپ جیسی مخلصہ بہاوج کو چہوڑکر آنا دلپر بہت کچھ غم والم کے پہاڑ توڑ رہا تہا کچھ راستہ تو میں اسی ہم وغم میں مبتلا رہی مگر کچھ دیر کے بعد میری طبیعت نے پلٹا کہایا اور میری طبیعت دوسری طرف رجوع ہوئی یعنے یہ خیال دل میں آنے لگا کہ دیکھو! خداوند کریم کی حکمت ومصلحت کو کہ ماں باپ کی گود میں پلے پوسوں کو کسطرح جدائی صرف ایک بندۂ خدا کے سبب نصیب ہوتی ہے اپنے بہائیوں بہنوں خویش اقربا ذرا دیر میں سب کے سب چھوڑکر اوسی ایک دم کہنا گمراہی بے مروتی کرنا کونسے اخلاق میں داخل ہے ہاں کیا یہ کوئی نیکی ہے کیوں نہ ہم اس کو اعلےٰ درجہ بدی۔ بدعہدی بے وفائی بے مروتی۔ خود غرضی مان لیں ہاں کیا ماں باپ کا یہ احسان تہوڑا ہے کہ اونہوں نے گودیوں میں کہلایا اور ہر طرح کے نازونعم میں پالا پوسا سوطرح کا دکہ اٹہایا تکلیف اٹہائی اگر بیمار ہوگئی تو اپنے پر روٹی کہانا پینا حرام کرلیا۔ ہمارے لئے سوطرح کی دوڑ دہوپ کی کبہی کچھ دوائی پلائی کبہی کچھ اور اس فکر میں اپنی جانونپر رنج وغم کے پہاڑ توڑ لئے سوا الگ وداعی دارو میں جو روپیہ پیسہ پانی کیطرح بہایا اس کا حساب کتاب نہیں یا وجود ایسی اعلےٰ درجہ کی خدمت کے صرف ایک آدمی کے بجنے کیخاطر اون سے طوطا چشمی کرنا اخلاقی گناہ تو ضرور ہونا چاہئے کیا جس نے بچپن سے ہماری خاطر تواضع کرنیکا ٹہیکہ لیا تہا اور ہم کو طرح طرح کا سکہہ وآرام دیا اوس کے احسانوں کا یہی بدلا ہونا چاہئے تہا کہ ہم ایسے بے مروت ہوجاتے اور اون کے رونے دہونے کو خاطر میں نہ لاتے اور نہ ان کے کلیجے کا خیال کرتے اور نہ کڑہنے پر ترس کہاتے اور یوں اون کو روتا اور کڑہتا چہوڑکر چلے آتے ایک بندہ خدا کی خاطر۔ کیا اس بندۂ خدا کے سرخاب کا پر لگا ہے جسکی خاطر ہم کو اون کے تمام احسان پس پشت ڈالنے پڑے؟

نہیں نہیں پیاری بہن! یہ دنیا کی بے ثباتی کا نظارہ ہے اور خدا کی وحدانیت ثابت کرنے اور انسان کو خبردار کرنے کے لئے ایک نہایت ہی عجیب وغریب اشارہ ہے اور اس سے ایک عارف کے لئے دریائے معرفت الٰہی کے راز کی ایک نہر ظاہر ہوتی اسمیں شک نہیں کہ ماں باپ کی محبت والفت اپنے بچوں اور بچیوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نہیں چاہتے کہ اونکی آنکھوں سے اوٹ اون کا جایا جائی ہو مگر اصل پوچھو تو یہ دنیا ہی بے وفا ہے اس کے ساتھ دل لگانا ہی گمراہی کی دلیل ہے اس نے کسی کے ساتھ مروت نہیں کی۔ احسان نہیں کیا۔ رحم نہیں کیا۔ مہر نہیں کی شفقت نہیں کی۔ لطف نہیں کیا۔ بلکہ یہ ہمیشہ سے جانی مخالف ومعاند اور سیاہ دشمن کیطرح کبہی مال بیری رہے کبہی عزت کی کبہی اولاد کی کبہی جان کی۔ اور ان میں سے آخر کار ایک نہ ایک کو لیکر ہی چھوڑتی ہے اور کبہی بہی بہوکے گہڑیال کیطرح سیر نہیں ہوتی جبتک کہ سب کو کہینچکر اپنے پیٹ کی بہٹی میں نہ بہرلے۔ آہ صد آہ۔ یہ دنیا کیا ہے؟ ناپائیدار۔ بے ثبات۔ بے وفا۔ غدار ہے۔ اور اس کے ساتھ دوستی لگانیوالے کا انجام کبہی اچہا نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔

میں آپ سے ہزل سے نہیں بلکہ جد وصدق سے کہتی ہوں کہ اگر باریک بین اور فیلسوف بنکر دنیا کے کرشموں پر نظر کروگے تو ایکبار بحر حیرت کی غواص ہوجاؤگی اور ایسی حیرت میں محو ہوجاؤگی کہ کبہی دنیا کی محبت الفت اور عشق کا نام نہ لوگی۔ آج کل کے نئی روشنی کے دلدادہ ناولوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جسکا پڑہنا ہمارے نزدیک زہر ہلاہل کے استعمال سے کم نہیں ہے اگر اونپر نظر کیجاوے تو دنیا کی بے ثباتی کے ہزاروں لاکہوں ایسے نقشے کہچے ہوئے ہیں کہ دل کانپ اٹہتا ہے اور بدن کے رونگٹے کہڑے ہوجاتے ہیں کہ یہ کیسے کیسے اچہوں اچہوں کو خراب خستہ ذلیل ورسوا اور دربدر خاک بسر کرتی رہی ہے مگر وہ بزرگ نامی ومبارک اور قابل تعظیم اور قابل تقلید صورتیں اونپر واری جاؤں۔ اونپر قربان جاؤں۔ اونپر صدقے جاؤں جنہوں نے اِس کو سو طلاقیں دیدی ہیں وہ اس کے ہتکنڈوں سے بال بال بچ گئے جنہوں نے اسکی چال ڈھال کو نظر تعمق (گہری) سے دیکہ لیا اور اس کے ساتھ دل لگانا ہی موجب خسران خیال کرکے محبوب حقیقی کے والا وشیدا ہوگئے۔ والا وشیدا کیا ہوگئے بلکہ اصل پوچھو تو وہ حضرات ترگئے یعنے کامیابی کا سہرا اون کے ماتہے پہ باندہا گیا۔

ہم نے تو یہ سمجھا ہے کہ اللہ تعالےٰ رب العٰلمین نے والدین کو اپنے پالی پوسی لڑکی دوسروں کے بیٹوں کے حوالے کرنیکا حکم دینے میں یہ فلسفہ سمجھایا ہے کہ جسطرح لڑکی محض ایک وجود کیخاطر اپنے خویش واقارب بہائی بہن کی محبت کو بالائے طاق رکہکر اسکی ہاں میں ہاں ملانا اور اس کا ادب وحرمت کرنا باعث فخر ونجات یقین کرتی ہے اسی طرح اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہئے کہ جسقدر قویٰ ہم کو عطا کئے گئے ہیں اونکو بمنزلہ خویش واقارب اور بہائی بہن کے خیال کرنا ایک حدتک ٹہیک ہے جب اللہ تعالیٰ سے دل لگایا جاوے تو صرف وہ کام اختیار کیا جاوے جو اوسکی مرضی کے مطابق ہو ہمارا ہرایک اعضا نفسانی خواہش سے

ایسا ہی دور و مہجور ہو جیسا کہ لڑکی ماں باپ اور خویش و اقارب سے دور ہو جاتی ہے وہ اپنوں کی محبت کو سرد کر دیتی ہے اور بیگانوں کی محبت کو اپنے سینے سے بھڑکا لیتی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ لڑکی کے سسرال والے جیسے بیگانے ہوتے ہیں ویسے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہمارے لئے بیگانہ ذات نہیں ہے بلکہ وہ وہی ہے جو ہمارا خالق ہے مالک ہے رازق ہے کھیل ہے معطی ہے فیض بخش ہے فیض رساں ہے ہماری حقیقت اور کنہ کو جانتا ہے اور ہمارے دلی خیالات کا علم رکھتا ہے مگر تاہم ہماری روحانی اور جسمانی بناوٹ سے وراء الوراء تو ضرور ہے وہ لیس کمثلہ شیء ہے اور اس کے لئے لاتضربوا للہ الامثال ہے پس وہ ہماری ہیئت کذائی سے تو ضرور اجنبی ہے یعنے ہمارے جیسا تو ہرگز ہرگز نہیں ہے ہم ہر ایک بات کے محتاج وہ ہر ایک بات و احتیاج سے مبرا و منزہ۔ پس اس لحاظ سے بلاتشبیہ ہم اوسکی نسبت اجنبی کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں جس کے یہ معنے نہیں ہونگے کہ وہ ہماری حقیقت یا کنہ سے بے خبر ہے بلکہ یہ کہ وہ ہماری ذات پات اور ہماری طرح پابندیوں اور عجز و انکسار سے بری اور محض بری ہے۔ تو ہاں لڑکی کو دوسروں کے سپرد کرنے سے یہ سمجھایا گیا کہ جسطرح ایک لڑکی کے لئے خاوند کی محبت ماں باپ خویش اقارب کی محبت سے زیادہ رکھنی ضروری اور لازمی ہے اور اسکی مرضی کی تابعدار ہونا ضروری اور لابدی ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ کا پورا تابعدار بننا اسکی مرضی کو ہر ایک امر میں مقدم رکھنا ہی زیبا اور فرض منصبی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جب لڑکی بیاہی جاتی ہے تو ماں باپ سے بھائیوں بہنوں کی جدائی کے سبب سے اس کا دل بوجہ اس کے کہ ان کے ساتھ رہے اور ہلی ملی ہوتی ہے بہت ہی کڑھتا ہے رنج و غم سے اون کا دل بھر جاتا ہے اور بار بار یہ خیال آتا ہے کہ سسرال والے خبر ہے کس قماش کے آدمی ہیں کسطرح اونمیں گذارہ ہوگا خیر ہے عمر عزیز کیسے کٹیگی کیا کیا مصیبتیں اور دکھ اور تکلیفیں و سختیاں جھیلنی پڑینگی اور جن میاں سے واسطہ پڑا ہے وہ خیر ہے کیسے مزاج کے ہوں گے غرض اسطرح کے ہزاروں خیالات آتے ہیں۔ مگر قربان جاؤں مولا کریم کی عنایتوں کے کہ اس نے ان تمام خیالات کا پہلے سے ہی قلع قمع کر دیا اور اس وہم میں مبتلا ہونے سے ہی بچا لیا۔ یعنے کہیں اپنے تواب ہونے کو رحمٰن ظاہر کیا کہیں رحیم کہیں نعم المولیٰ و نعم النصیر کہیں تواب الرحیم۔ کہیں خیر الوارثین۔ کہیں القادر کہیں فعال لما یرید کہیں غفور وغیرہ جس سے یہ تمام خدشات اور وہم کافور ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک وجود خدا تعالیٰ کیطرف رجوع کرتا جیسا رجوع کرنیکا حق ہے اور اسکی ہر ایک صفت پر ایمان لاتا ہے تو پھر وہ اس قسم کے رنج و غم بالکل نہیں کرتا یعنے نہ تو مادی اور حسی تعلقات کے چھوڑنے کا اسکو رنج و غم ستاتا ہے اور نہ کسی دکھ تکلیف کا خیال آتا ہے بلکہ خوشی خوشی ہر ایک دکھ درد کو بھی اس پیاری ہستی کے لئے برداشت کرنا ہی موجب راحت اور مسرت کے خیال کرتا ہے اسکو نہ بھائیوں بہنوں ماں باپ کی جدائی کا رنج ہوتا ہے اور نہ خویش اقارب کے لئے اسکا جی کڑھتا ہے بلکہ یہ جدائی اس کے لئے خوشی اور سرور کا موجب ہوتی ہے کیونکہ تنہائی میں محبوب ازل کی باتوں سے جو لذت ملتی ہے وہ دنیاوی تعلقات اور حسی چیزوں یا رشتوں میں کہاں برخلاف اس کے ماں باپ بھائی بہن کی جدائی غم و الم کے پہاڑ ڈھاتی ہے رنج و غم سے دل بیتاب ہو جاتا ہے جدائی سے بہت بری حالت ہوتی ہے مگر کیا کریں یہ دنیا کا سلسلہ ایسا ہی بنایا گیا اور اس کے لئے یہ امر ضروری قرار دیا گیا کہ وہ اپنوں کو چھوڑے اور بیگانوں سے تعلق پیدا کرے اور بیگانوں کے گھر کو بسائے اپنے خاوند سے سچی محبت کرے سچا دل لگائے اوسکی پوری وفادار ہو اوس سے پوری ہمدردی کرے اوس کے مال اور جان کو ایسی ہی عزیز سمجھے جیسے کہ اپنی پیاری جان کو عصمت اور پرہیزگاری اختیار کرے اور امانت میں خیانت کا خیال ہی دل میں نہ لاوے اور در اصل امانت میں خیانت کرنیکا شیوہ ہی بہت برا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہر مومن و مومنہ کو بچا دے (آمین)

محبت الٰہی کے ترقی کرنے اور اس کے فلسفہ کو سمجھنے کے لئے یہ ایک نہایت عمدہ اور قابلقدر اشارہ ہے اور ایسی ہی دنیا کی بے ثباتی کا اعلیٰ درجہ کا نقشہ ہے مگر اس سے فائدہ اٹھانیوالیاں۔ بی بیاں بہت کم ہیں اور در اصل دنیاوی تعلقات ہی اس قسم کے ہیں کہ انسان کو غفلت میں ڈالدیتے ہیں لیکن ہاں اگر ہم مولا کریم سے استدعا کریں اور حتے الوسع کوشش کریں تو غفلت سے ضرور بضرور بچ ہی سکتے ہیں اور یہ ظاہر ہی ہے کہ غفلت میں پڑنا مولا کریم کو بھولنا بسرنا نتیجہ ہوتا ہے بدی اور بدکاری اختیار کرنے اور گناہ میں مبتلا ہونے کا۔ یہ تو مولا کریم نے ہی اپنے پاک کلام قرآن مجید میں فرما دیا ہے کہ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین یعنے جو الرحمٰن کے ذکر یعنے یاد سے اعراض کرتا ہے اوس پر ایک شیطان تعینات کر دیا جاتا ہے جو کہ اوس کے ساتھ رہتا ہے خیال کرو کہ شیطان کا ساتھ رہنا سخت گمراہی اور ہلاکت کے گڑھے میں اوندھے منہ گرنے پر دال ہے۔ کیونکہ وہ نامراد تو راضی ہی نہیں ہوتا اس بات سے کہ کوئی اپنے رب کریم الرحمٰن کی یاد میں رہے اور اوس کے احسانوں کے ذکر سے رطب اللسان رہے چونکہ وہ حسب فرمان ایزدی انسانی نسل کا کھلا ہوا دشمن ہے اس لئے وہ اس غفلت سے بہت سا فائدہ اٹھاتا ہے اور وہ وہ کام کرا دیتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ وہ کمبخت تو یہ چاہتا ہی نہیں کہ کوئی پاکی و طہارت اختیار کرے مولا کریم کا ہو جائے اور مولا کریم کی رضا کا تابعدار ہو جاوے اس لئے تو بعض حضرات نے غفلت سے بچنے کیخاطر اور ہوشیار رکھنے کیخاطر ان پیارے لفظوں سے چونکایا ہے کہ "جو دم غافل سو دم کافر" اسمیں شک نہیں کہ یہ بالکل سچی بات کہی ہے ہماری سمجھ میں اس کا فلسفہ یہی آیا ہے اور تجربے نے شہادت دی ہے کہ ذرا غفلت ہوئی نہیں کہ حضرت شیطان آموجود ہوئے اور او گنے کو ٹہیلتے کا بہانے والا معاملہ کر کے لگے تباہی اور خسران مبین کی اتھاہ گنڈ میں دھکیلنے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین) یہی وجہ ہے کہ شیطان کی اس آخری جنگ کے میدان مارنیوالے بہادر فاتح و مظفر انسان نے (خدا تعالیٰ کے لاکھ لاکھ سلام ہوں اوسپر) ایسے ایسے کاری حربے شیطان کشی کے لئے بتلائے ہیں کہ باید و شاید۔ اور اسی لئے تو شیطان اپنے لاؤ لشکر سمیت خدا کے برگزیدہ کے کیمپ پر حملہ آور ہوا ہے مگر ہر میدان میں منہ کی کہ تباہی اور ہلاکت کی جاگہ از بہشتی میں داخل ہونا اور فی النار و السقر ہونا اوسکی قسمت میں لکھا ہے۔ بھلا خیال کرو کہ کہیں بہادروں اور نبرد آزماؤں سے مقابلہ ہوا کرتا ہے بہادر تو ہست مگر لگانا اپنے سر کا پھوڑنا ہے۔ توپ اور بندوق کے منہ کے سامنے آنا اپنے بدن میں چھید کرانا اور اپنے بدن کے پرخچے اوڑانا ہے۔

پیاری بہن! قرآن بہی ایک عجیب وغریب کتاب ہے یہ نہ آتی تو نہ معلوم انسانی نسل کی کیا درگت لگتی اسی کی برکت سے ہزاروں تر گئے اسی کے ذریعہ ہزاروں معشوق ازل سے واصل ہو گئے یعنے اللہ تعالیٰ کا پاک چہرہ اون کو اسی آئینہ کے ذریعہ نظر آیا۔ اسی مبارک کتاب کی یہ برکت ہے کہ جہاں آیت ومن یعش عن ذکر الرحمٰن الخ بیان کیگئی ہے وہاں ساتھہ ہی اس کا علاج بھی بتلایا گیا یعنے کہا گیا کہ واما ینزغنك من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع العلیم یعنے جب تم کو کوئی شیطانی وسوسہ گذرا کرے تو تم خدا تعالیٰ کی پناہ مانگنے لگا کرو اور وہ خدا تعالیٰ ہر ایک فریادی کی فریاد سنتا ہے اور جانتا ہے کہ اوس نے کس غرض کے لئے فریاد کی ہے یہی وہ بہتر سے بہتر سامان ہے کہ شیطانی حملے سے بچا لیتا ہے اور یہی راز ہے استغفار کا کہ استغفار پڑہنے والے پر لازم ہے کہ اس کا دل ان ہو کہ آج تک بلکہ اسوقت تک جسقدر گناہ ہیں ان کو مٹا دیا اور سزا سے بچایا جاؤں اور آیندہ کو بھی بچا اور اس سے زیادہ خطرناک گناہوں سے بچایا جاؤ اور مولا کریم اپنی رضامندی کا تابعدار بناوے اور شیطان کی رضامندی کے کاموں سے بالکل دور اور مجبور کر دے اسمیں شک نہیں کہ اس قسم کی استغفار بہت کچھ مفید ہوتی ہے بشرطیکہ انسان خود بھی ایاك نعبد وایاك نستعین کا خیال ذہن نشین کرکے گناہوں اور بدیوں وبدکاریوں سے کنارہ کشی کرے دعا مانگنا استغفار کرنا جیسا ہمارا کام ہے ویسا ہی بدیوں سے اجتناب کرنا اور نیکی کیطرف مائل ہونا بھی ہمارے لئے ضروری اور لازمی امر ہے اگر ہم صرف منہ سے استغفار اور ایاك نعبد وایاك نستعین اور اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم پڑہتے ہیں مگر اپنے حال کو درست نہیں کرتے تو دراصل ایسا کام کر رہے ہیں جو حلف دروغی میں پکڑے جانیکا کام ہے (بچا لیوے اللہ ہم کو آمین) اگر ایسا کروگے تو پھر تمہاری وہ مثل ہوگی کہ ع نہ الی الذی نہ اوسے الذی + ع نہ اودہر کے ہوئے نہ اودہر کے ہوئے + اللہ تعالیٰ مجہکو اور آپ کو اور کل مومنوں کو اور مومنات کو اس سے بچاوے آمین + سو پیاری بہن! سچا فلسفہ یہی ہے کہ ہم اور ہمارے والدین اس عمدہ نتایج اخذ کریں اور وہ کام کریں جو مولا کریم کی رضا کا موجب ہوں لڑکی کا ماں باپ کو چھوڑنا اور ایک کا ہونا اوسکی رضا کا ہر وقت طالب رہنا لاریب اسی سبق کو لئے ہوئے ہے اور سمجہدار کے لئے گویا ہدایت کے صحیفہ کا ایک زریں ورق ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ حاصل کریں اور میں تو یہی دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سب مومن بہائیوں اور بہنوں کو اس کے سمجہنے کی توفیق عطا کرے اور ایسے ہی انکی نظر کو وسعت اور دلی خیالات کو وسعت دے تاکہ اس سے وہ بات حاصل کرلیں جو خلقت انسانی کی اصل غرض ہے۔

پیاری بہن! جانتی ہو! کہ انسانی خلقت کی غرض کیا ہے وہ کس لئے پیدا کیگئی اوس کا فرض منصبی کیا ہے۔ سو ہماری سمجہہ میں تو یہی آیا ہے بموجب فرمان ایزدی کے کہ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنے جنوں اور انسانوں کی پیدایش اور بناوٹ محض اس لئے کیگئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلیں یعنے اوسکی تابعداری کریں اوس کے بلائے بولیں اوسکے چلائے چلیں اوسی کے حکم کے اندر اون کا ہر ایک قول وفعل ہو یہ تو تہی اصل غرض اور اس سے مقصود یہ تہا کہ انسانوں اور جنوں کو فائدہ پہونچایا جاوے اور قدرت نمائی کیجاوے اور صنعت وحرفت کے میدان کو گرمایا جاوے پہر اس غرض کے پورا کرنے کے لئے اور اور سامان کی بہی ضرورت تہی جو کہ اس کے لئے لازم ملزوم کا حکم رکہتے تہے مثلاً زندگی کو قایم رکہنے کے لئے غذا اور قوائے انسانی کے حاجات کے مطابق دوسری چیزیں ہوا۔ چاند۔ سورج زمین آسمان اناج میوجات وغیرہ وغیرہ تاکہ وہ اس کے ذریعہ تر وتازہ رہ سکے مگر اس کو مقصود بالذات نہ سمجہ لیوے بخاطر فرمایا کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ ع خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است + ہوا چاند سورج زمین آسمان کی غرض یہ اگر کچہہ اپنے خیالات ظاہر کرنے لگوں تو ڈرتی ہوں کہ خط لمبا ہو جاویگا۔ ویسے ہی تم کو فرصت کم ہے کیسے پڑہ سکوگی اور کیسے جواب دے سکوگی اسلئے اس کو نظر انداز کرتی ہوں مگر یہ اشارہ کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتی کہ یہ بہی صنعت وحرفت اور قدرت نمائی کی دلیل سے باہر نہیں ہیں ہوا کا چاند کا سورج کا زمین کا ظاہرا فائدہ جو کچہہ ہے وہ انسان کی بہلائی وبہبودی ظاہر کرتا ہے مگر اس کے ظاہری فوائد کے علاوہ اون کے وجود سے جو جو روحانی وجسمانی سبق ایک عارف حاصل کرسکتا ہے وہ بہی ایک مرتبہ کے لطیفے سے کم نہیں۔

ہم نے تو سمجہا ہے کہ جسطرح انسانی خلقت لیعبدون کیلئے پیدا کیگئی ہے اسیطرح اس کے ہر ایک تعلق میں اس کا یہ نظارہ موجود ہے ماں باپ کے تعلق ہے تو میاں بی بی سے تعلق ہے تو ماں باپ خویش اقارب سے جدائی ہے تو میاں بی بی سے جدائی ہے تو غرضیکہ باریک نظر سے دیکہو تو یہ تمام جنکا حضرت انسان کے ساتھہ تعلق ہے وہ ع ہر ورق صفحہ ہدایت کا مصداق ہے ایک وہ وقت ہوتا ہے کہ لڑکی اپنے خاوند اور ساس کی خاطر اپنے پیارے ماں باپ اور عزیزوں کو چہوڑتی ہے اور ایک وہ وقت ہوتا ہے کہ میاں یا بی بی باوجود ایسے گاڑہے محبت وتعلق کے ان تعلقات کا کچہہ بہی پاس نہ کرکے ایکدوسرے سے ایسا جدا ہوتے ہیں اور ایسی بے مروتی دکہاتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ یہ تمام دلیل ہے دنیا کی بے ثباتی کی اور یہ اسبات کا سبق پڑہا رہی ہے کہ اصل مقصود کو ہاتہہ سے نہ دیا جاوے اور خلقت کی غرض کے پہلو کو مدنظر رکہکر ہر ایک کام کیا جاوے یعنے مولا کریم کی محبت کا بیج سینے میں اس قسم سے بویا جاوے کہ وہ بڑہے اور پہولے اور پہلے اور اس کا مقابلہ کوئی دنیوی تعلقات ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اگر پہلے ہی سمجہہ جاوے تو بہتر ہے اور پہلے سمجہنے والا دنیا کو خوشی سے چہوڑتا ہے۔ دیکہو ہمارے سید ومولا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت انکی زبان مبارک سے کیا ہی مبارک کلمے نکلے تہے یعنے یہ کہ میں اپنے رفیق اعلیٰ کے پاس جاتا ہوں۔ یہ تہا دنیا سے محبت نہ کرنیکا نتیجہ اور دنیوی زندگی میں مولا کریم کی رضا کو ہر ایک قول وفعل میں مقدم رکہنے کا نتیجہ۔ مگر دنیا پرست مادی دنیا کے شیدائی آخر کار ناکامی ونامرادی سے مرتے ہیں اور سینکڑوں حسرتیں سینے میں لیجاتے ہیں اور یہ ہوتا ہے دنیا پرستی کا نتیجہ۔ اللہ تعالیٰ مجہکو اور آپ کو اور ہر ایک اس کے پڑہنے والے کو ہر ایک آفت سے بچاوے اور وہ کام کراوے جو ہماری پیدایش کی اصل غرض ہے آمین ثم آمین۔ آپکے بچوں اور بہائیوں بہنوں کو پیار والدین اور آپکے میاں کو سلام

کارخانہ الحکم کا رعایتی اعلان

مفصل اشتہار الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء میں ضمیمہ شائع ہو چکا ہے

تفسیر سورہ بقرہ - یہ تفسیر ایڈیٹر الحکم نے حضرت حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن مجید سے لئے ہوئے نوٹوں اور اُن کی پرانی یادداشتوں اور تحریروں سے لئے ہوئے نوٹس کی بنا پر مرتب کی ہے - اور سلیس اور آسان زبان میں قرآن کریم کے حقائق اور معارف کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے - بڑے بڑے مجبوں اور تعلیم یافتہ لوگوں نے اسکو نہایت قدر کی نظر سے دیکھا ہے قیمت ہے رعایتی قیمت ۱۲؍ اصرف ۵۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی -

حقیقت نماز - کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہے - اس میں نماز کی حقیقت - ارکان نماز کا فلسفہ - نماز کے متعلق ضروری مسائل مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب اور آخری پارہ قرآن مجید کی چند سورتوں کی تفسیر لکھی گئی ہے عام طور پر اس کتاب کو پسند کیا گیا ہے قیمت ۸؍ رعایتی ۴؍ (ایکہزار درخواستوں کی تعمیل ہو سکے گی)

مسلک مروارید ہر دو حصہ - یہ ایک عجیب مذہبی رسالہ ہے جو مستورات کے فائدہ کیلئے لکھا گیا ہے اور قصہ کے پیرایہ میں لکھا گیا ہے اس میں مستورات کو عیسائی عورتوں کے ہتھکنڈوں سے آگاہ کرنے کے لئے اور اسلام کی عظمت انکے دلوں میں قائم کی گئی ہے - قابل دید یہ رسالے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸؍ رعایتی قیمت ۵؍

مرآۃ الجہاد - مسئلہ جہاد پر ایک مبسوط اور مفصل بحث - اس مسئلہ پر آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضوں کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں خصوصاً لیکھرام مقتول آریہ کے رسالہ جہاد کا جواب ہے - قیمت ۸؍ رعایتی قیمت ۴؍

مجربات نور دین - حضرت حکیم الامۃ مولوی حکیم نورالدین صاحب کے طبی مجربات یہ وہ نایاب مجموعہ ہے جو سالہا سال تک آپ نے زر کثیر اور اپنی عمر کا ایک گرانمایہ حصہ خرچ کر کے جمع کیا ہے اور اس میں صرف وہ نسخہ جات ہیں جو آپ کے صدہا مرتبہ کے تجربہ کئے ہوئے ہیں - ایسے مجربات کو اطبا ہمیشہ چھپایا کرتے ہیں مگر حضرت حکیم الامۃ کی فیاضی اور نفع رسانی طبیعت نے انہیں عام کر دیا ہے کارخانہ الحکم نے انہیں چھپوایا ہے - عمدہ جلدیں طیار ہیں - ان مجربات کو پڑھکر ہر شخص اس فن سے فائدہ اٹھا سکتا ہے - کیونکہ یہ نہایت ہی مختصر - صاف اور سلیس طور پر اسے لکھا گیا ہے قیمت ہر دو حصہ ۱۲؍ رعایتی قیمت ۸؍

رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء - ۱۹۰۶ء کے اس جلسہ کی مکمل رپورٹ ہے جو قادیان میں ہوا تھا - اس میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین زبردست تقریروں کے علاوہ حضرت حکیم الامۃ اور مولوی عبدالکریم مرحوم کی تقریریں بھی شامل ہیں یہ رپورٹ نہایت گرانقدر حقایق کا مجموعہ ہے اور روحانی اصلاح کیلئے ایک مفید ذریعہ ہے قیمت ۸؍ رعایتی قیمت ۴؍ اصرف ۲۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہو سکے گی)

برہان الحق - ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف جس میں اس نے عیسائیت کے اصولوں پر نہایت عمدہ بحث کی ہے اور اس رسالہ کا جواب عیسائی نہیں دے سکے قیمت ۳؍ رعایتی قیمت ۲؍

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب - حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف قیمت ۴؍ رعایتی قیمت ۱؍ اصرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی)

نور القرآن حصہ دوم - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک زبردست اور صلیب شکن تصنیف جو فتح مسیح ایک زبان دراز عیسائی کے اعتراضوں کے جواب میں لکھی گئی اور اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان اور قرآن مجید کی عظمت اور اسلام کی خوبیاں کو عیسائی مذہب کے مقابلہ میں دکھایا ہے قیمت ۴؍ رعایتی قیمت ۳؍

آریہ دھرم - آریوں کے مسئلہ نیوگ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زور قلم کا نتیجہ قیمت ۸؍ رعایتی قیمت ۴؍

لیکچر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - مضمون نام سے ظاہر ہے یہ رسالہ حضرت اقدس کی تقریر اور آپ ہی کے ایک خط کا مجموعہ ہے - تین مرتبہ چھپ چکا ہے قیمت ۲؍ رعایتی قیمت ۱؍ اصرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی)

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں - یہ وہ مضامین ہیں جو حضرت اقدس نے اپنی بعثت اور ماموریت سے پہلے ملک کے مشہور اور زبردست اخبارات اور رسایل میں شائع کئے ہیں قیمت ۲؍

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نور ہی شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں - اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالے ابطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے - اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا - تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور اُن کے لئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اُترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشا و ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت۔

(نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار و زر اجرت سے مطلع فرمائیں -

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ - پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے - قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی جسکے چند استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہ فشکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ دیں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں - قیمت فی بکس ایک روپیہ -

طلا طلسمی - پیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اُٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ - قیمت چھ ماشہ دو روپیہ عہ -

سُرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کُل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸؍

سنون دندان - دانتوں کی کُل بیماریوں کو دفع کر کے قامت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام فی بکس ۴؍

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ طب گڑھ ضلع دہلی

ہر ایک کے فائدہ کے لئے

ہر ایک اخبار میں آپ ایسے اشخاص کے بیانات پڑھینگے جو کسی دور دراز شہر میں رہتے ہیں اور جن کو کسی عجیب علاج یا اکسیر دوا سے شفا حاصل ہوئی یا بہت فائدہ ہوا۔ لیکن ہم بمبئی کے صرف مشہور طبیبوں اور باشندوں کے بیانات شائع کرتے ہیں کیونکہ بمبئی کی خلایق کو بمبئی کی ہی شہادت چاہیئے ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب (طبیب نارتھ کوٹ پولیس ہسپتال کہ جن کو بمبئی کی خلایق ایک نہایت تجربہ کار طبیب جانتی ہے) سے زیادہ معتبر کس کی شہادت ہوگی۔ وہ فرماتے ہیں ۔ میں نے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیوں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) کا استعمال کیا جن سے گردوں کی شکایات میں اعلیٰ درجہ کا فایدہ حاصل ہوا۔ گردوں اور پیشاب کی کسی قسم کی شکایت کی پہلی علامت معلوم ہونے پر اُن گولیوں کا استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ بے پروائی کرنے سے تو یہ امراض مہلک ہو جاتے ہیں ۔ یہ گولیاں گردوں کو قوت بخشتی ہیں ۔ اور خون میں سے ان زہریلے مادوں کو نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جن کی وجہ سے درد پشت ۔ وجع مفاصل (گٹھیا) جلندھر ا پیشاب کی بیماری اور گردوں کے دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں ۔ تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲۰ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے دس روپیہ اگر آپ اپنی فرمایش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو پے ایبل خرچ لینے کے کی جائیگی۔

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹمنٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چھاجن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ بادہ ۔ کھر جوا ۔ کیڑ ۔ جیٹہ ۔ داد ۔ اور جلد کی سب طرح کی سوزش ۔ نمکین ۔ ثبور ۔ اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے ۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت دو روپیہ فی ڈبیا۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۳ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۳ روپیہ اور دوم مبلغ ۲ مبلغ ۱۰ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے ۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین

بٹالہ ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ ۔ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کا بینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائیدار ہے قیمت روپیہ ۔ کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کین بینڈل اور دو ربڑ کے بیچ کیلئے نہایت عمدہ ۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہوگی ۔ بینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا ۔ کرکٹ بیٹ ۔ آل کین لکڑی جدید مضبوط اور پائیدار پریکٹس کے لئے ۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے

بچوں کے کرکٹ سٹ ۱۲ - ۱۳ برس کے واسطے دو سٹ ایک سٹ ٹرکس
" ایک بال لکڑ یکا بکس فی سٹ
" ۱۰ و ۱۱ سٹ ایک سٹ وکٹ ایک بال فی بکس
فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار
" " " "
بچوں کے لئے فٹ بال معہ بلیڈر
"
کرکٹ بال گٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے
" دھاگے کے بیچ
" " پریکٹس
کرکٹ ولس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ ۔ پریکٹس وکٹ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا ۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے ۔ اور قیمت میں اس سے بہت کم ۔ میں اس کو کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں ۔ نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور ضلع کانگڑہ

بچوں کی صحت

والدین کی بڑی فکر کی بات ہے

اگر بچہ چڑچڑا ہے معدہ ضعیف ہے تو اس کو



اسکاٹ ایملشن

بجائے روغن ماہی

اگر چند قطرے دودھ میں ملا کر دئے جائیں تو بچہ میں تغیر معلوم ہو ۔ بچہ خوش بشاش نہ چانگلا ہو اور غذا جو صحت کی نشانی ہے مزے سے کھائے ۔

ہاتھ سے نہ چھونا چاہئے

سب دوا فروش بیچتے ہیں (اسکاٹ و بون لمتد) دوا سازان لنڈن انگلینڈ

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپ کر شایع ہوا